بہارستانِ اُردو

اُردو کی پانچویں کتاب

FREE DISTRIBUTION IN GOVERNMENT SCHOOLS
FREE DISTRIBUTION

The Jammu & Kashmir Board of School Education

★ ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے ترسیل کرنا منع ہے۔
★ اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر اس شکل کے علاوہ، جس یہ چھاپی گئی ہے یعنی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
★ کتاب کے اس صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے، کوئی بھی نظرِ ثانی شدہ قیمت چاہے وہ مہر کے ذریعے یا چیپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے، وہ غلط متصور اور ناقابلِ قبول ہوگی۔

نگران: پروفیسر ڈاکٹر سدھیر سنگھ ڈیریکٹر اکیڈیمکس جے کے بورڈ آف اسکول ایجوکیشن
کوارڈِنیٹر: ڈپٹی ڈیریکٹر اکیڈیمکس جے کے بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

مؤلفین بنیادی ایڈیشن

پروفیسر محمد زمان آزردہ، پروفیسر ظہور الدین، بشیر احمد ڈار

ترمیم شدہ ایڈیشن

ڈاکٹر الطاف انجم
شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی

شاکر شفیع
(لیکچرر گورنمنٹ ہائر اسکینڈری سمبل)

ڈاکٹر رابعیہ نسیم مغل
(ریسرچ آفیسر ایس آئی ای سرینگر)

جاوید کرمانی
(ماسٹر ایس آئی ای سرینگر)

ڈاکٹر غلام نبی حلیم
(ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول مامہ گنڈ)

مجید مجازی
(ماسٹر ہائی اسکول حاجن)

ریاض احمد خاکی
(ماسٹر ہائر اسکینڈری، بار بگ، شوپیان)

روحی سلطانہ
(ٹیچر زون گلاب باغ سرینگر)

تجزیہ کمیٹی (2024)

۱۔ ڈکٹر کوشل کرن، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، بشناہ، جموں
۲۔ ڈاکٹر جے وردھن، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) پریڈ، جموں
۳۔ ڈاکٹر اپفان علی، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، ریاسی، جموں
۴۔ ڈاکٹر بلبیر، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) گاندھی نگر، جموں
۵۔ ڈاکٹر وجے کمار، سینئر لیکچرر، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، جھلاکھا محلّہ، جموں

Printed at : Salasar Imaging Systems, Noida

H2Y8E5

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
☆	حرفِ اوّل	۰۵
۱۔	بچّے کی دُعا	۰۷
۲۔	انصاف	۱۲
۳۔	اِنٹرنیٹ	۱۸
۴۔	گفتگو کے آداب	۲۳
۵۔	تصویرِ کشمیر	۲۹
۶۔	دوستی	۳۳
۷۔	بابا غلام شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۴۰
۸۔	سدھ مہا دیو	۴۵

۹۔	ریل گاڑی	۵۲
۱۰۔	گرُو نانک	۵۷
۱۱۔	ہوا	۶۳
۱۲۔	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما	۷۰
۱۳۔	لداخ سے ایک خط	۷۵
۱۴۔	ڈاکٹر امبیدکر	۸۳
۱۵۔	میری کیوری	۸۸
۱۶۔	شام	۹۴
۱۷۔	قلعہ باہو	۹۹

پیش لفظ

اردو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کی آئینہ دار ہے۔اردو کے مراکز میں جموں و کشمیر زبردست اہمیت کا حامل ہے۔
جموں و کشمیر کی سرکاری زبان ہونے کے علاوہ اردو یہاں پر رابطے کی سب سے بڑی زبان ہے۔بیسویں صدی کے شروع سے ہی یہاں پر درس و تدریس کا کام اردو میں شروع ہوا اور آج تک جاری ہے۔اردو زبان کی درس و تدریس کے معقول انتظامات یہاں کے ہر اسکول میں اور ہر سطح پر موجود ہیں۔اس زبان میں موجود نصابی کتابوں کو جدید تدریسی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے جموں و کشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن نے ''۲۰۰۸'' میں ''بہارستانِ اردو'' کے نام سے ایک نیا کتابی سلسلہ اول سے بارہویں جماعت تک متعارف کیا۔ان کتابوں کو جدید تعلیمی اور تدریسی تقاضوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔زیرِ نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔تاہم قومی سطح پر تمام ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں یکساں تعلیمی پالیسی اور نصاب رائج کرنے کے لئے این،سی،ای،آر،ٹی اور دوسرے متعلقہ مرکزی اداروں کی طرف سے نئے اصول وضع ہوتے رہتے ہیں۔اُردو کی درسی کتابوں کو ان اصولوں اور وقتی ضرورتوں کے عین مطابق ڈھالنے کے لئے بورڈ اپنی کتابوں پر مسلسل نظرِ ثانی کرتا رہتا ہے۔اس سلسلے میں بورڈ میں ہر سال ورکشاپ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ان ورکشاپوں میں جموں و کشمیر کے مقتدر تعلیمی،نصابی اور لسانی ماہرین اور اساتذہ کی خدمت سے استفادہ کیا جاتا ہے۔کتابوں کو آموزشی ماحصل کی دستاویز اور تعمیریت کے اصول کے علاوہ نئ تعلیمی پالیسی کے معیار پر استوار کرنے کے لئے اِن کا از سرِ نو جائزہ لیا گیا۔ایس،سی،ای،آر،ٹی اور قومی سطح کے ماہرین کی آراء کو ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے ''بہارستانِ اردو'' کی تدوینِ نو کی گئی ہے۔

بنیادی درجے کے بچوں کی ضرورتوں کے پیشِ نظر اس کتاب کو ٹھوس اور مسلمہ لسانی بنیادوں پر تیار کیا گیا ہے۔بچوں میں زبان کی بنیادی مہارتیں پروان چڑھانے کے لئے زیادہ تر نظموں کو شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔اس کتاب میں کھیل کھیل کے ذریعہ سکھانے کی طرف بھی توجہ کی گئی ہے۔۔سننے اور بولنے کے علاوہ پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کو سکھانے میں یہ کتاب کارآمد ثابت ہوگی۔

کتاب کو دورِ حاضر کی تعلیمی ضرورتوں کے پیشِ نظر ترتیب دیتے ہوئے قومی،سماجی اور اخلاقی اقدار کو ملحوظِ نظر رکھا گیا ہے۔کتاب میں مقامی رنگ و آہنگ کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور آفاقی قدروں کی طرف بھی دھیان دیا گیا ہے۔مجھے امید ہے کہ یہ کتاب بچوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگی۔

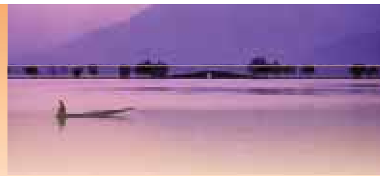

میں اُن سب ماہرینِ تعلیم، اساتذہ اور دیگر حضرات کا ممنوں ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی قسم کا تعاون دیا اور اپنے زریں مشوروں سے ہمیں نوازا۔ میں خصوصی شکریہ کا حقدار بنیادی ایڈیشن کے مُولفین کو سمجھتا ہوں، جن کی وجہ سے یہ کتاب آج قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ڈائریکٹر اکیڈیمکس ڈاکٹر سدھیر سنگھ اور اُن کی پوری ٹیم کا بے حد مشکور ہوں جن کی لگاتار کوششوں سے یہ کتاب منظرِ عام پر آئی اور وقتاً فوقتاً اس کی نوک پلک سنورتی رہی۔

ڈاکٹر عارف جان (ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈیمکس) اور شاکر شفیع (سینئر لیکچرر اردو) خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جو ۲۰۰۸ سے مسلسل ان کتابوں کی تیاری اور نظر ثانی میں پیش پیش رہے ہیں۔ کتاب کے معیار کو اعلیٰ سے اعلیٰ تر بنانے کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی تجاویز اور آراء کا احترام کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ ہم آپ کی آراء اور تجاویز کے منتظر رہیں گے۔

پروفیسر پریکشت سنگھ منہاس

چئیرمین

بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

لب | تمنّا | پروانہ | حمایت | دردمند

U1N5H7

بچّے کی دُعا

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صوُرت ہو خدایا میری

دوُر دُنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے

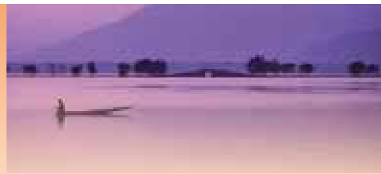

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ، ضعیفوں سے محبت کرنا

میرے اللہ ہر بُرائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو ، اُس راہ پہ چلانا مجھ کو

علامہ اقبالؒ

۱. پڑھیے اور سمجھیے :

لب	:	ہونٹ
تمنّا	:	آرزو، خواہش
صورت	:	مانند، مِثل
زینت	:	رونق، خوب صورتی
پروانہ	:	پتنگا
شمع	:	چراغ
حمایت	:	طرف داری، مدد
دردمند	:	غمگین، دُکھی
ضعیف	:	کم زور، بوڑھا
راہ	:	راستہ

۲. سوچیے اور بتائیے :

☆ شاعر اس نظم میں کس سے مخاطب ہے؟

☆ شاعر دُنیا کے لیے کیا چاہتا ہے؟

☆ شاعر وطن کی زینت کس طرح چاہتا ہے؟

☆ آخری شعر میں شاعر نے کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

۳. خالی جگہوں کو دیے گئے لفظوں سے پُر کیجیے:

☆ زندگی .... کی صورت ہو خدایا میری (شمع، چراغ)

☆ ہو مرے دم سے یونہی میرے .... کی زینت (وطن، چمن)

☆ ہو میرا کام .... کی حمایت کرنا (غریبوں، امیروں)

☆ میرے اللہ .... سے بچانا مجھ کو (بُرائی، بھلائی)

۴. نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جُملے بنائیے

شمع ۔ دُنیا ۔ پھُول ۔ حمایت ۔ دردمند

۵. مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال	درد	+	مند	=	دردمند
	صحت	+	مند	=	
	احسان	+	مند	=	
	حاجت	+	مند	=	
	دولت	+	مند	=	
	فکر	+	مند	=	

۶. کھیل کھیل میں:

دیے گئے خاکے میں چار حروف موجود ہیں جن سے لفظ ”دولت“ بنتا ہے۔ نظم میں مزید ایسے تین الفاظ تلاش کیجیے جو چار حرفی ہونے کے ساتھ ساتھ ”ت“ پر ختم ہوتے ہوں اور خاکے میں بھر دیجیے۔

د	و	ل	ت	=	دولت

۷. اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور ترنم کے ساتھ پڑھیے

ریاکاری | نخوت | تکبر | ذلت | بازپُرس

K2W3Q2

انصاف

چودہ سو سال پہلے عرب کی سرزمین جہالت کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی ۔ ہر طرف عیاشی اور بے حیائی کا دور دورہ تھا ۔ اکثر لوگ اَن پڑھ اور جاہل تھے ۔ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑ پڑتے تھے ۔ انتقام کا جذبہ عام تھا ۔ اکثر جھگڑے نسل در نسل چلتے رہتے ۔ جھوٹ فریب اور ریاکاری عام تھی ۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، امیر لوگ نخوت اور تکبر میں گرفتار تھے ۔ اُن کے لیے نہ کوئی قانون تھا اور نہ اُن سے کسی طرح کی بازپُرس ہوتی تھی۔ جو جی میں آتا تھا، کرتے تھے۔ غریبوں کو ہر طرح کی ذلت اٹھانا پڑتی تھی اور اُن پر طرح طرح کے ظلم روا رکھے جاتے تھے۔ عرب کی یہ حالت جب انتہا کو پہنچی تو خدا کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا تا کہ غریب ، نادار اور بے کس لوگ عزت کی زندگی بسر کر سکیں ۔ آپ نے یہ تعلیم دی کہ اللہ اور اللہ کے قانون کی نظر میں گورا اور کالا ، عجمی اور عربی ، امیر اور غریب سب یکساں ہیں ۔ کوئی چھوٹا

بڑا نہیں ہے ۔البتہ اپنے عمل سے انسان چھوٹا بڑا ہوسکتا ہے ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عدل اور انصاف کا یکساں قانون رائج کر کے انسانوں کے درمیان اونچ نیچ کے فرق کو یکسر ختم کر دیا۔

ایک مرتبہ آپؐ کے سامنے بڑے گھرانے کی ایک خاتون کا معاملہ پیش ہوا ۔ اِس خاتون پر چوری کا جُرم ثابت ہوا تھا ۔ کچھ لوگ چاہتے تھے کہ خاتون کے خاندان کا لحاظ کر کے اس کے ساتھ رعایت برتی جائے اور اس سلسلے میں نبی کریمؐ سے سفارش کی جائے ۔ لیکن کسی میں ہمت نہیں تھی ۔ آخر میں حضورؐ کے ایک نوجوان چہیتے صحابی اُسامہ بن زیدؓ کو آمادہ کیا گیا کہ وہ حضورؐ کے ساتھ اس معاملے میں بات کرے ۔ اُسامہ بن زیدؓ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور حاضر خدمت ہونے کا مدعا بیان کیا ۔

انہوں نے ابھی اپنی بات مکمل نہ کی تھی کہ حضورؐ نے فرمایا: ''ایسی باتوں سے پرہیز کیا کرو ۔ پچھلی قوموں پر جو تباہی آئی ، ان کا نام ونشان تک مٹ گیا ۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اونچے طبقے کے لوگوں کو ہر طرح کی چھوٹ دی جاتی تھی جب کہ عام لوگوں کے لیے نہایت ہی سخت قانون بنائے جاتے تھے ۔ اسلام میں ایسا نہیں ہوسکتا اور میں ہر گز اس کی اجازت نہیں دونگا'' ۔ چنانچہ اُس خاتون کو قانونِ شریعت کے مطابق سزا دی گئی ۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جنگِ بدر میں بھی پیش آیا ۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تھی ۔ جنگ میں مکہ کے بہت سے سارے لوگ قیدی بنا لیے گئے ۔ قیدیوں میں حضرت محمدؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی شامل تھے ۔ دوسرے قیدیوں کی طرح انہیں بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا ۔

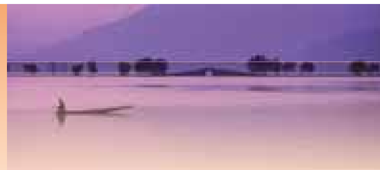

رسی زیادہ کَس کے باندھی گئی تھی جس کی وجہ سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو درد کی شدت سے کراہتے تھے۔ حضور ﷺ اُن کے کراہنے کی آواز سُن کر بے قرار ہو گئے۔ آپؐ کے ساتھیوں سے آپؐ کی بے قراری نہ دیکھی گئی اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسی ڈھیلی کر دی۔ حضورؐ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تمام قیدیوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ یا تو سبھی قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دی جائیں یا پھر دوسرے قیدیوں کی طرح حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسی بھی کَس کے باندھ دی جائے''۔ آپ ﷺ کے ساتھیوں نے سارے قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ یہ تھا ہمارے پیارے نبی ﷺ کا انصاف کرنے کا طریقہ۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے:

جہالت	:	بے علمی، نا اہلیت
فریب	:	دھوکہ
ریا کاری	:	مکاری، فریب
نخوت	:	گھمنڈ، غرور
تکبر	:	غرور
ذلت	:	رسوائی
باز پُرس	:	جوابدہی

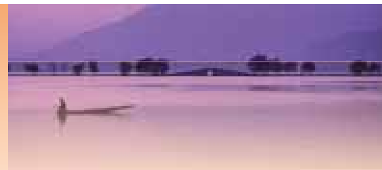

روا : جائز

نادار : مُفلس

یکسر : تمام، بالکل

رعایت : پاس، لحاظ

پرہیز : احتیاط، دور رہنا

۲. سوچیے اور بتائیے:

☆ حضرت محمد ﷺ سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

☆ اسلام نے عدل اور انصاف کا کیسا قانون رائج کیا؟

☆ جنگِ بدر میں حضرت محمد ﷺ کے کس رشتہ دار کو قید کیا گیا تھا؟

☆ حضرت محمد ﷺ نے کیا تعلیم دی؟

☆ حضور ﷺ نے کن باتوں سے پرہیز کیا؟

۳. مثال دیکھ کر خالی جگہیں پُر کیجیے

مثال	کشمیر	کشمیری	کشمیر کا رہنے والا
	عجم	....	....
	بھارت	....	....
	امریکہ	....	....

چین	....	....
ایران	....	....

۴. مثال دیکھ کر واحد سے جمع بنائیے

	واحد	جمع
مثال:	امیر	اُمراء
	غریب	
	رئیس	
	جاہل	
	ادیب	
	شاعر	

۵. مثالیں:

رشید نے کھانا کھایا۔

سرینگر خوبصورت شہر ہے۔

قلعہ باہو جموں میں واقع ہے۔

اوپر دی گئی مثالوں میں ''رشید، کھانا، سرینگر، قلعہ باہو اور جموں'' ایسے الفاظ ہیں جو نام ہیں۔ وہ لفظ جو کسی شخص جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرتا ہے، اسم کہلاتا ہے۔ اسی لیے رشید، کھانا، سرینگر، قلعہ باہو اور جموں اسم ہیں۔

نیچے دیے گئے جملوں میں سے اسم تلاش کیجیے

☆ اکبر روتا ہوا گھر آیا۔ ☆ اقبال بہت بڑے شاعر ہیں۔

☆ لداخ پہاڑوں پر واقع ہے۔ ☆ دھونی اچھا بلے باز ہے۔

٦. کھیل کھیل میں

ہم اکثر ایسے الفاظ کے جوڑے استعمال کرتے ہیں جو آپس میں متضاد بھی ہوتے ہیں مثلاً ، دائیں بائیں کوئی نہ تھا وغیرہ ۔سبق انصاف میں سے ایسے ہی چار جوڑے الفاظ تلاش کیجیے جو آپس میں متضاد ہوں اور خاکے میں بھر دیجیے

لیپ ٹاپ | پی سی | مواصلاتی نظام | ای۔میل | مؤثر

انٹرنیٹ

P8H9F8

اکیسویں صدی کے انفارمیشن سُپر ہائی وے کے دور میں کیا آپ ایک ایسے مواصلاتی نظام کا تصوّر کر سکتے ہیں، جس کے ذریعے آپ دُنیا بھر کی معلومات چند لمحوں میں حاصل کر سکتے ہیں اور وہ بھی صرف اپنے ایک چھوٹے سے کمپیوٹر کے ذریعے؟ جی ہاں! یہ ممکن ہے بشرطیکہ آپ کا کمپیوٹر انٹرنیٹ سے جڑا ہو۔

انٹرنیٹ دُنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے، جِس سے دُنیا میں کروڑوں افراد براہِ راست آپس میں جُڑے ہوئے ہیں۔ اِس نیٹ ورک کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ آپ چند منٹوں میں اِس مواصلاتی نظام کے ذریعے کسی بھی ایسے شخص سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں جو آپ ہی کی طرح اِس نظام سے جُڑا ہوا ہو۔ آج کے دور میں اِس نیٹ ورک کی مدد سے آپ کا پرسنل کمپیوٹر (PC) یا لیپ ٹاپ (Lap Top) ایک پرسنل پرنٹنگ پریس،

ٹیلیفون، ریڈیو، پوسٹ آفس، ٹیلی ویژن اور لائبریری بن چکا ہے۔ اب آپ کو علیٰحدہ علیٰحدہ مختلف چیزوں کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انٹرنیٹ سے جُڑ جانے کے بعد آپ ان ساری چیزوں کے فائدے اپنے کمرے میں بیٹھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ امریکہ کی کسی لائبریری میں کسی مخصوص مضمون کی خاص کتاب کے چند اوراق کی فوٹو کاپی لینا چاہتے ہیں تو آپ اپنے کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعے اِس لائبریری میں داخل ہو کر اس مخصوص کتاب کے ان اوارق کو اپنے مانیٹر پر پھیلا کر پڑھ سکتے ہیں اور اپنے ہارڈ ڈسک میں اِن صفحات کو محفوظ کر سکتے ہیں۔ یہ چند منٹوں میں ممکن ہے۔ اِسی طرح اگر آپ

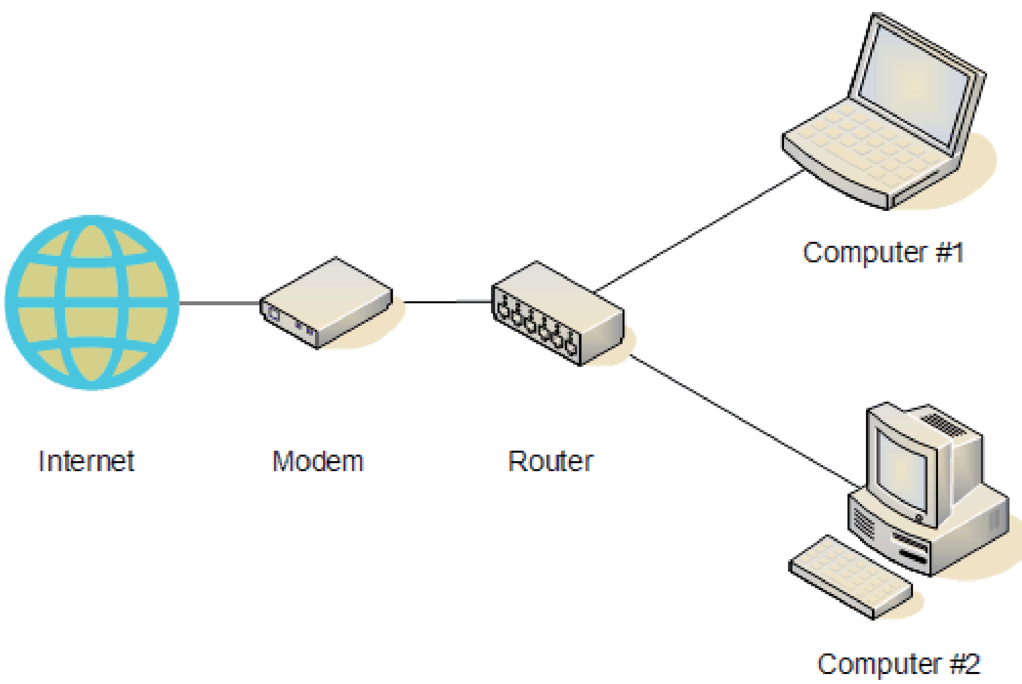

یہ جاننا چاہتے ہیں کہ امریکی صدر کے آفس کا اندرونی انتظام کیسا ہے تو یہ بھی ممکن ہے اور اگر آپ وہائٹ ہاؤس کی سیر کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو امریکہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ آپ اپنے کمپیوٹر کے چند بٹنوں کو دبا کر وہائٹ ہاؤس کے اندرونی اور بیرونی حصّوں کو آرام کے ساتھ اپنے کمپیوٹر پر دیکھ سکتے ہیں ۔ یہ سب انٹرنیٹ کے ذریعے ممکن ہوا ہے ۔ اگر آپ اپنے کسی دوست کو جو دوسرے ملک میں رہتا ہے، خط لکھنا چاہتے ہیں تو انٹرنیٹ کے ذریعے یہ سہولیت بھی میسر ہے ۔ آپ الیکٹرانک میل (E-mail) کے ذریعے اپنے دل کی بات دو تین منٹ میں اپنے دوست تک پہنچا سکتے ہیں، جو ہزاروں میل دور جاپان میں بیٹھا ہے ۔

دراصل انٹرنیٹ معلومات کا وہ خزانہ ہے، جس کے ذخیرے کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ یہ علم ، جانکاری اور اطلاعات کا وہ سمندر ہے ، جو اطلاعات کے جوہر سے مالا مال ہے۔

ڈاکٹر جوہر قدوسی

ا. پڑھیے اور سمجھیے

مواصلاتی نظام : ذرائع نقل و حرکت کا جدید طرز

انٹرنیٹ : کمپیوٹر کے ذریعے جانکاری مہیا کرنے والا ایک پروگرام

پی۔سی : پرسنل کمپیوٹر، ٹیبل پر رکھا جانے والا کمپیوٹر

لیپ ٹاپ : گود میں رکھا جانے والا کمپیوٹر

مانیٹر : کمپیوٹر کا سکرین

ہارڈ ڈِسک : وہ آلہ جس پر کمپیوٹر کی تمام معلومات کو محفوظ کیا جاتا ہے

ای۔میل : الیکٹرانک میل یعنی انٹرنیٹ کے ذریعے خط بھیجنے کا طریقہ

مؤثر : اثر کرنے والا، کارگر

متعارف : آپس میں جان پہچان، معروف

۲. سوچیے اور بتائیے

☆ انٹرنیٹ کی مختصر تعریف کیا ہے؟

☆ انٹرنیٹ کی سب سے بڑی خاصیت کیا ہے؟

☆ انٹرنیٹ کے ذریعے خط بھیجنے کا طریقہ کیا کہلاتا ہے؟

☆ لیپ ٹاپ کیا ہوتا ہے؟

☆ مانیٹر کس سے کہتے ہیں؟

۳. درج ذیل چیزوں کی شکلیں بنائیے اور اپنی نوٹ بک میں اُتاریئے۔

ٹیلی ویژن ۔ کمپیوٹر ۔ ٹیلی فون

۴. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے

خط ۔انٹرنیٹ ۔گاؤں

☆ .... دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے۔

☆ انٹرنیٹ کے ذریعے.................بھی لکھے جاتے ہیں

☆ انٹرنیٹ نے دُنیا کو ایک .... بنا دیا ہے۔

۵. درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے

کمپیوٹر ۔ لیپ ٹاپ ۔ انٹرنیٹ ۔ ٹیلی ویژن

۶. انٹرنیٹ پر پانچ جملے لکھیے ۔

مشق نمبر ۷:

فرض کیجیے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کو ای میل بھیجا جس میں انہوں نے آپ کو اتوار کی چھٹی گھر پر گزارنے کے لیے کہا ہے، ای میل اس طرح ہے

پیارے منّان

ہو سکے تو اتوار کی چھٹی گھر میں گزاریں بہت دنوں سے گھر نہیں آئے ہو، تمہاری ماں بہت یاد کر رہی ہے۔

اُبو

اب آپ اس ای میل کا جواب لکھیے

بات کاٹنا | چغل خوری | قلعی کھلنا | ملامت | بدگمانی

Q5M1W2

گفتگو کے آداب

ہمیشہ مناسب آواز سے گفتگو کیا کرو۔ آواز نہ تو اتنی دھیمی ہو کہ سُنائی نہ دے اور نہ اتنی سخت کہ سننے والے کو ناگوار گزرے۔ بولنے میں اس قدر جلدی نہ کرو کہ دوسرے کو بات سمجھ میں نہ آئے۔ نہ اس قدر رُک رُک کر بولو کہ سُننے والے کا جی اُکتا جائے۔

جس کسی سے گفتگو کرنا ہو تو اوّل موقع اور وقت کو دیکھ لو۔ بات کیسی ہی اچھّی یا ضروری ہو، لیکن بے موقع یا بے وقت کہو گے تو ضرور بُری معلوم ہوگی۔

کسی کی بات کاٹنا سخت عیب ہے۔ جب تک دوسرے شخص کی گفتگو ختم نہ ہو لے تم ہرگز اپنی بات شروع نہ کرو۔ البتہ کوئی سخت ضرورت ہو تو اوّل اس شخص سے معافی مانگو تب بات کہو۔

بات کو زبان سے بعد میں نکالو، پہلے اس کو سوچ لیا کرو۔ بن سوچے بولنا بے وقوفی ہے۔ ایک ہی بات کو بار بار کہنا یا ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانا ٹھیک نہیں۔

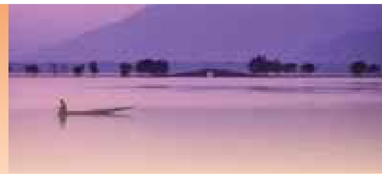

گفتگو کے وقت بہت تیزی اور غصّہ ظاہر کرنا، سخت لفظ بولنا، گڑ گڑانا، ہاتھ جوڑ کر بات کہنا، بے حیائی اور مسخرے پن کی باتیں زبان پر لانا، اپنے مُنہ سے اپنی تعریف کرنا نہایت غیر شائستہ طریقہ ہے، اس سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا کرو جن کی سچائی میں تم کو خود شک ہو۔ اگر اتفاق سے ایسی بات کہنی پڑے تو اس کے ساتھ ہی اپنا شک بھی ظاہر کرو۔ کسی کے عقیدے یا مذہب یا بزرگوں کی شان میں بُرا لفظ ہرگز زبان پر نہ لاؤ۔

جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی اور مہربانی سے پیش آؤ۔ غرور اور شیخی نہ جتاؤ۔ کوئی حقارت کا لفظ نہ بولو۔ کسی کو اس کے قصور پر ملامت کرنی ہو تو اسے اکیلے میں لے جا کر سمجھاؤ۔

چُغل خوری سخت عیب ہے۔ اس سے لوگوں کو ناحق تکلیف پہنچتی ہے۔ جب چغل خور کی قلعی کھل جاتی ہے تو اس کو بے حد ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

چُغل خوری یہی نہیں کہ ایک کی بات دوسرے کو سُنا دی بلکہ کسی شخص کا کوئی کام ہو جس کے ظاہر کرنے سے اس کے دل کو تکلیف پہنچے، اس کا ظاہر کرنا بھی چُغل خوری ہے۔

چُغل خور کی بات پر کبھی یقین نہ کرو۔ اس کے کہنے سے کسی کی طرف بدگمانی مت کرو، چُغل خوری سے ہمیشہ نفرت کرو۔ کوئی تمہارے سامنے کسی کی چغل خوری کرے تو منع کر دو اور اُسے سمجھاؤ کہ یہ بُرا کام ہے۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے :

آداب	:	ادب کی جمع ، اچھّے طریقے
بات کاٹنا	:	کسی کی بات میں دخل دینا
چُغل خوری	:	پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا
قلعی کھلنا	:	سچائی کا ظاہر ہو جانا
ملامت	:	بُرا بھلا کہنا
ندامت	:	شرمندگی
بدگمانی	:	بے جا شبہہ | غلط فہمی

۲. سوچیے اور بتائیے :

درج ذیل چند بیانات دیے گئے ہیں ان کے سوالات بنائیے :

ا) نہ اِس قدر رُک رُک کر بولو کہ سُننے والے کا جی اُکتا جائے ۔

۲) بِن سوچے بولنا بے وقوفی ہے ایک ہی بات کو بار بار دہرانا ٹھیک نہیں ۔

۳) جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی اور مہربانی سے پیش آؤ ۔

۴) کوئی تمہارے سامنے کسی کی چغل خوری کرے تو منع کر دو اور اُس سے سمجھاؤ کہ یہ بُرا کام ہے

۳.   سبق کو ذہن میں رکھ کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے

☆ بولنے میں اس قدر......................نہ کرو کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔

☆ کسی کی بات کاٹنا سخت .... ہے۔

☆ بِن سوچے بولنا...................... ہے۔

☆ بات کو زبان سے بعد میں نکالو پہلے......................کرو

☆ ....کی بات پر کبھی یقین نہ لاؤ۔

۴.   نیچے دیے ہوئے محاروں کو جملوں میں استعمال کیجیے

☆ جی اُکتانا   ☆ بات کاٹنا   ☆ شیخی بگھارنا   ☆ قلعی کھُلنا

۵.   دیے گئے اشاروں کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے

	آ	و		ز
ع	ا	د		

اوپر سے نیچے

☆ ہمارے سبق کا نام گفتگو کے................ ہے

☆ کشمیر ایک خوبصورت .... ہے

دائیں سے بائیں

☆ گفتگو کے وقت................نیچی رکھنی چاہیے

☆ بُری صحبت میں بچوں کی ....بگڑ جاتی ہے

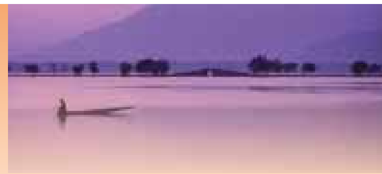

٦. درج ذیل الفاظ کی ضِد لکھیے

	لفظ	ضِد
مثال:	سخت	نرم
	گورا	
	اچھائی	
	نفرت	
	سچ	

٧. درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے

آدمی	
اُستاد	
زمین	
درخت	
پھول	

اعادہ، سبق ۱،۲،۳:۴

نوٹ: اساتذہ بچوں سے یہ مشق کروائیں، اس مشق کے کرنے سے آموزشی ماحصل کی جانچ ہوگی:

I. سوچیے اور بتائیے

(الف) حضرت محمد ﷺ سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

(ب) انٹرنیٹ کی مختصر تعریف کیا ہے؟

(ج) شاعر دُنیا کے لیے کیا چاہتا ہے؟

(د) لیپ ٹاپ کیا ہوتا ہے؟

II. اپنے ہیڈ ماسٹر کے نام دو دن کی رخصت کے لیے درخواست لکھیے

III. واحد کے جمع لکھیے

غریب ۔ رئیس ۔ جاہل ۔ ادیب ۔ شاعر ۔ امیر

IV. انٹرنیٹ یا ٹیلی ویژن کے موضوع پر دس جملے لکھیے

V. مثالوں کے ساتھ وضاحت کیجیے

اسم ۔ فعل ۔ حرف ۔ کلمہ ۔ مہمل

اولیا | عابد | آبِ شیریں | آبِ بقا

تصویرِ کشمیر

اولیاؤں عارفوں کی سر زمین
عالموں اور عابدوں کی سر زمین
یہ ادیبوں شاعروں کی سر زمین
مندروں اور مسجدوں کی سر زمین

ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جِس کا جنتِ کشمیر ہے

دِلفریبی باغِ شالیمار کی
اور نشاط باغ کی وہ دِل کشی

آبشاروں کی وہ بجتی بنسری
منظرِ قدرت کی وہ جادو گری

ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جس کا گُلشنِ کشمیر ہے

دیکھیے گُلمرگ کی کیا شان ہے
چشمِ گردوں دیکھ کر حیران ہے
وادیٔ کشمیر کی وہ جان ہے
اِک سراپا حُسن وہ میدان ہے

ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جس کا گُلشنِ کشمیر ہے

ہاں چناروں کی وہ شانِ دل رُبا
اور وہ سر و صنوبر کی فضا
جھیل ڈل کے ہیں کنول خوش نُما
کشتیوں کا بھی نظارہ ہے جُدا

ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جِس کا گُلشنِ کشمیر ہے

نشاط کشتواڑی

۱. پڑھیے اور سمجھیے

اولیاء	:	ولی کی جمع بمعنی دوست
عارف	:	پہچاننے والا ۔ خُدا شناس
عابد	:	عبادت کرنے والا
گلشن	:	باغ
سراپا	:	سر سے پاؤں تک
دل رُبا	:	دلبر ۔ معشوق
ڈل	:	کشمیر کی مشہور جھیل کا نام
چشم گردوں	:	زمانے کی آنکھ ۔ زمانہ

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ نظم کے پہلے بند میں شاعر نے کشمیر کو کس کی سرزمین کہا ہے؟

☆ شاعر کیوں کہتا ہے کہ گُلمرگ کشمیر کی جان ہے؟

☆ جھیل ڈل میں کون سے خوشنما نظارے پائے جاتے ہیں؟

☆ تصویرِ کشمیر کس شاعر کی تخلیق ہے؟

☆ نظم کے آخری بند کو نثر میں لکھیے

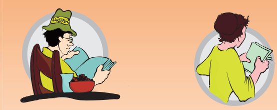

۳. نوٹ بُک میں لکھیے

کشمیر ایک خوب صورت وادی ہے، لوگ اسے دُنیا کی جنت کہتے ہیں ۔ یہاں پر بڑے بڑے اولیا، عابد اور عارف پیدا ہوئے ہیں۔ یہ ادیبوں اور شاعروں کی سرزمین ہے۔ یہاں پر ہر مذہب کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں۔ کشمیر کے چشموں کا پانی میٹھا ہے۔ کوکرناگ، چشمہ شاہی، شالیمار، نشاط، اور گلمرگ یہاں کے خوب صورت صحت افزا مقامات ہیں۔

۴. مثال دیکھ کر خالی جگہیں پُر کیجیے

☆ کشمیر عارفوں کی سرزمین ہے۔ (عارف)

☆ کشمیر.................کی سرزمین ہے۔ (عابد)

☆ کشمیر...........کی سرزمین ہے۔ (عالم)

☆ کشمیر.................کی سرزمین ہے۔ (شاعر)

☆ کشمیر...........کی سرزمین ہے۔ (آبشار)

☆ کشمیر.................کی سرزمین ہے۔ (چنار)

۵. نیچے دیے گئے مقامات کے متعلق پانچ جملے لکھیے

شالیمار باغ ۔ نشاط باغ ۔ گل مرگ

۶. آرٹ ورک

کشمیر کے کسی بھی باغ کی تصویر اپنی نوٹ بک میں بنائیے

پھولے نہ سمانا | ایک جان دو قالب | تفریح | صحت افزا

B1S3I3

دوستی

احمد اور ندیم بچپن کے دوست تھے ۔ دونوں ہم جماعت تھے اور ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے۔ دونوں کے گھر پاس پاس تھے۔

اسکول بھی ایک ساتھ جاتے تھے ۔ پڑھائی ہو یا کھیل کود دونوں ساتھ ساتھ نظر آتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی دوستی گہری ہوتی گئی۔

گرمی کے دن تھے،اسکول میں ایکسکرشن کا پروگرام بنا۔ بچوں کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمائے ۔ پکنک کی تیاریاں زور وشور سے شروع ہوئیں۔لڑکوں نے اپنی الگ الگ ٹولیاں بنالیں ۔ احمد اور ندیم نے بھی کچھ لڑکوں کے ساتھ مل کر اپنی ایک ٹولی بنا لی۔ پھر آپس میں طے ہوا کہ کون کیا کیا پکوان گھر سے بنا کر لائے گا۔

دوسرے دن سب لڑکے ہنسی خوشی اسکول پہنچے۔ اسکول کے باہر بسیں کھڑی تھیں۔

لڑکے ان میں سوار ہوئے۔ اساتذہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ بسیں پہلگام کی طرف چل پڑیں۔ احمد اور ندیم بس میں ایک دوسرے کے پاس بیٹھے تھے۔ دونوں بہت خوش تھے۔ پہلی بار ایک ساتھ شہر سے دُور تفریح کے لیے جا رہے تھے۔ بس میں دوسرے بچّوں کی طرح وہ بھی آپس میں ہنس کھیل رہے تھے۔ ایک دوسرے کو لطیفے سُنا رہے تھے، گا رہے تھے۔ چند گھنٹوں میں وہ پہلگام پہنچ گئے۔ پہلگام کشمیر کا ایک صحت افزا مقام ہے۔ اپنی خوبصورتی اور آب و ہوا کی وجہ سے یہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ احمد اور ندیم نے پہلگام کے بارے میں سُنا تو تھا، لیکن آج پہلی بار وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر گھومنے کے بعد سب لڑکے کھانا کھانے کے لیے ایک جگہ جمع ہوئے۔ احمد اور ندیم نے بھی اپنی ٹولی کے ساتھ کھانے کی چیزیں مل بانٹ کر کھائیں۔ کھانا کھانے کے

بعد سب لڑکے مختلف اطراف میں سیر کو نکلے۔ کچھ لِدّر نالے کے کنارے کی طرف چل پڑے، کچھ بازار کی جانب گئے اور کچھ لڑکے جنگل کی سیر کو گئے۔ احمد اور ندیم بھی جنگل کی طرف نکل گئے۔ راستے میں اونچے اور گھنے پیڑ تھے۔ ارد گرد کا نظّارہ بے حد خوبصورت اور دلکش تھا۔ احمد اور ندیم ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گئے۔ انہیں اس بات کا خیال ہی نہیں رہا کہ وہ گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں سے گزرتے ہوئے بہت دور نکل گئے ہیں اچانک انہیں ایک خوفناک آواز سنائی دی۔ جنگل کی خاموشی میں اس

آواز نے دونوں کو ڈرا دیا۔ اتنے میں احمد کو تھوڑے ہی فاصلے پر ایک ریچھ نظر آیا۔ ریچھ ان کی طرف آ رہا تھا۔ احمد نے ندیم کا ہاتھ فوراً جھٹک دیا اور پھرتی سے ایک پیڑ پر چڑھ گیا۔

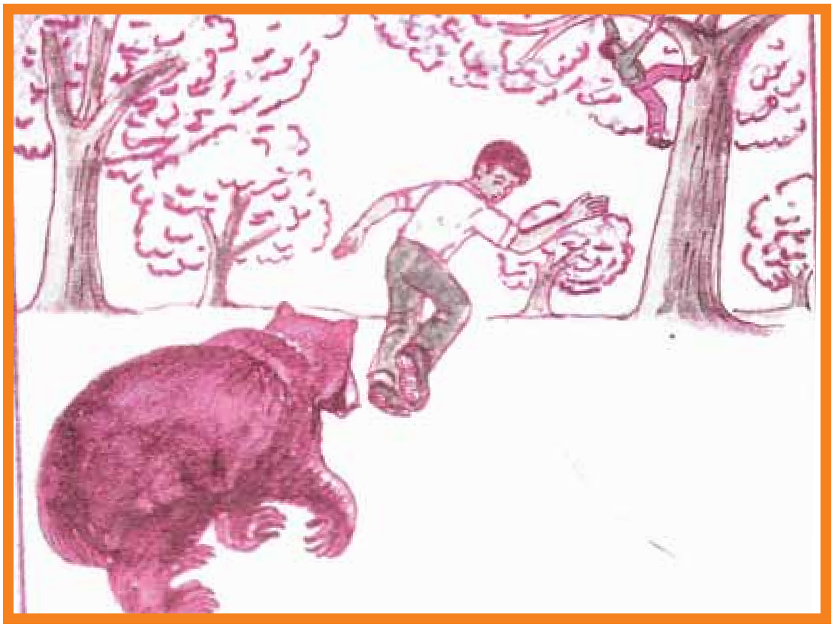

ندیم نے جب ریچھ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اُس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اُس نے احمد کو پکارتے ہوئے کہا۔

''احمد .... مجھے بچاؤ، مجھے پیڑ پر چڑھنا نہیں آتا''۔ احمد پیڑ پر سے ندیم کی بے بسی کو خاموشی سے دیکھتا رہا۔ ندیم کو گھبراہٹ میں اور کچھ نہ سوجھا، وہ زمین پر لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کر کے اپنی سانسیں روک لی۔ ایسا لگ رہا تھا، جیسے وہ مردہ ہو، ریچھ نے قریب آ کر ایک لمحہ کے لیے اسے سونگھا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ندیم نے ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ ریچھ جا چکا ہے۔ اس کی جان میں جان آئی۔ وہ کپڑے جھاڑتے

ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا اور احمد کی طرف دیکھنے لگا۔ احمد کی بے وفائی سے اسے بہت دُکھ ہوا۔
اسے یہ توقع نہیں تھی کہ احمد مصیبت کی گھڑی میں اسے اکیلا چھوڑ دے گا۔

احمد نے جب دیکھا کہ ریچھ جا چُکا ہے تو وہ پیڑ سے نیچے اُتر آیا اور ندیم سے کہنے لگا۔
''شکر ہے کہ بچ گئے، لیکن یہ تو بتاؤ کہ ریچھ تمہارے کان میں کیا کہہ رہا تھا''۔
ندیم مسکرا کر بولا: ''ریچھ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے''۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے :

ایکسکرشن	:	سیر سِپاٹا، پکنک
پھولے نہ سمانا	:	بہت خوش ہونا
ایک جان دو قالب	:	ایک جان دو جسم، گہرے دوست
تفریح	:	ہوا خوری، سیر
صحت افزا	:	صحت بخش
بے بسی	:	بے اختیاری، مجبوری
جان میں جان آنا	:	خوش ہونا، چین آ جانا، تسلّی ہو جانا

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ لڑکے ایکسکرشن کے لیے کہاں گئے؟

☆ پہلگام کیوں مشہور ہے؟

☆ احمد نے ریچھ کو دیکھ کر کیا کیا؟

☆ ندیم کو احمد کے کس عمل سے دُکھ پہنچا؟

۳. ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے

نوٹ: اُستاد مثالوں سے بچّے کو محاورے کے معنی سمجھایئے

پھولے نہ سمانا، ایک جان دو قالب، جان میں جان آنا

۴. مناسب لفظوں سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

احمد اور ندیم .... تھے (دوست/ دشمن)

پہلگام کشمیر کا ایک .... مقام ہے۔ (بلند/صحت افزا)

احمد نے ندیم کا ہاتھ فوراً .... دیا۔ (چھوڑ/ جھٹک)

دوست وہی ہے جو مصیبت میں .... ۔ (کام آئے، کام نہ آئے)

۵. اپنے دوست کے متعلق پانچ جملے لکھیے

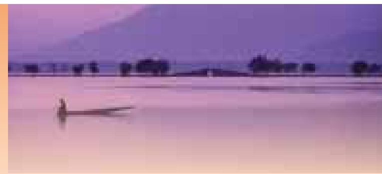

۶. مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال	بے	+	بسی	=	بےبسی
	بے	+	خودی	=	
	بے	+	حسی	=	
	بے	+	دردی	=	
	بے	+	جگری	=	
	بے	+	کسی	=	

۷. ان مثالوں پر غور کیجیے

☆ احمد دوڑ رہا ہے

☆ سونو پڑھتا ہے

☆ راجا خط لکھ رہا ہے

فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا پایا جائے، مثلاً اوپر کے جملوں میں احمد دوڑنے کا، سونو پڑھنے کا اور راجا خط لکھنے کا کام کر رہا ہے۔

درج ذیل جملوں میں سے فعل تلاش کیجیے

احمد زمین پر لیٹ گیا۔ وہ کانپ رہا تھا۔ ریچھ نے اُسے سونگھا۔ بچے بھاگ رہے تھے۔ ندیم نے کہا ہم گھر جائیں گے۔ ریچھ واپس جا رہا تھا۔

ولادت | امام | حیات | پیرومرشد | زائرین | متعدد

بابا غلام شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ

بابا غلام شاہ بادشاہ کا اصلی نام سیّد غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کی ولادت ضلع راولپنڈی، تحصیل چکوال کے مشہور گاؤں سیّداں، کسراں میں ۱۷۳۳ء میں ہوئی تھی۔ آپ کا خاندان انتہائی شریف اور دیندار تھا۔ آپ کے والد سیّد محمد ادریس بہت بڑے روحانی بزرگ تھے۔ اُن کی زیارت سیّداں کے گاؤں میں واقع ہے۔

بابا غلام شاہ بادشاہ کا میلان بچپن سے ہی دینی اور روحانی معاملات کی جانب تھا۔ والد صاحب نے آپ کو سیّد عبدالطیف جو امام برّی کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں کی تربیت میں رکھا۔ امام برّی کی تربیت نے آپ کے روحانی کمالات کو جلا بخشی۔ اپنے پیرو

مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بابا غلام شاہ بادشاہ نے اپنے وطن سے سفرِ ہجرت شروع کیا۔ راستے میں کئی مقامات پر قیام کرنے کے بعد ۱۷۶۷ء میں شاہدرہ شریف پہنچے۔

شاہدرہ شریف ریاست جموں و کشمیر کے سرحدی ضلع راجوری کے عین شمال میں واقع ایک قصبہ ہے۔ سطح سمندر سے اس مقام کی بلندی ۵۷۰۰ فٹ ہے۔ ریاست کی سرمائی راجدھانی جموں سے اِس مقام کی مسافت ۱۸۱ کلو میٹر ہے۔ دو پختہ سڑکوں کو شاہدرہ شریف تک رسائی دی گئی ہے۔ ایک سڑک پونچھ اور سرن کوٹ کی طرف سے ڈیرہ گلی اور تھنہ منڈی سے ہوتے ہوئے شاہدرہ شریف پہنچتی ہے۔ دوسری سڑک جموں سے راجوری اور راجوری سے تھنہ منڈی ہوتے ہوئے شاہدرہ شریف پہنچ جاتی ہے۔ جموں سے شاہدرہ شریف کا راستہ زائرین کو پہاڑی سلسلے کے دل کش منظر سے محظوظ کرتا ہے۔ شمال میں ڈیرہ گلی، چمریڑ گلی اور نیزہ پہاڑ حسین منظر پیش کرتے ہیں۔ اِسی علاقے سے بابا صاحب علیہ الرحمہ راجوری میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں کا ہر موسم لا جواب اور دلپذیر ہوتا ہے۔ فطرت کی رنگا رنگیوں سے مالا مال علاقے کے مناظر دیکھنے کے لائق ہیں۔ زیارت شریف کا سبز رنگ کا گنبد انگوٹھی کے نگینے کی طرح چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ زیارت کے آس پاس ڈھائی سو کنال اراضی ہے۔ ریاستی محکمہ سیاحت نے اس علاقے کو سیاحوں اور زائرین کے لیے باعثِ کشش بنا دیا ہے۔

زیارت کے قرب و جوار میں زائرین کے لیے لنگر خانہ، مہمان خانہ اور چند عمارتیں تعمیر کی گئیں ہیں۔ ایک چھوٹا سا بازار بھی ہے۔

بابا غلام شاہ بادشاہ نے ۱۷۶۷ء تا ۱۸۰۸ء کا عرصہ شاہدرہ شریف میں عبادت و ریاضت

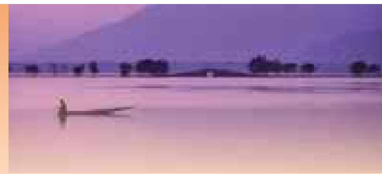

میں گزارا۔آپ نے ۱۸۰۸ء میں انتقال فرمایا۔آپ نے متعدد کرامتیں ظاہر کیں ۔ بلا امتیاز مذہب وملت ، دُور دُور سے لوگ یہاں آتے ہیں اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔بابا غلام شاہ بادشاہ کے نام پر دھنور راجوری میں ایک یونیورسٹی قائم کی گئی ہے جہاں جدید تقاضوں کے مطابق مختلف سائنسی اور تکنیکی مضامین کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے

ولادت	:	پیدائش
امام	:	مسلمانوں کا پیشوا،نماز پڑھانے والا
حیات	:	زندگی
پیرومرشد	:	جس کے دست پر بیعت کی ہو
		ہادی۔رہنما۔استاد
تعمیل	:	عمل کرنا

مسافت	:	فاصلہ
زائرین	:	زیارت کرنے والے
دل کش	:	دل کو کھینچنے والا
اراضی	:	زمین ۔ارض کی جمع
جدید تقاضے	:	نئے تقاضے ۔نئی ضرورتیں
بلا امتیاز	:	بغیر کسی تمیز کے
متعدد	:	کئی ایک یا زیادہ

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کا اصلی نام کیا ہے؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کب پیدا ہوئے؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کس سن میں شاہدرہ شریف پہنچے؟

☆ جموں سے شاہدرہ شریف تک کتنا فاصلہ ہے؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کے نام پر یونیورسٹی کا قیام کس جگہ ہوا؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ دن رات کس کام میں مشغول رہتے تھے؟

۳. دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

راولپنڈی ۔راجوری ۔سیّد محمد ادریس ۔۱۸۱ کلومیٹر ۔نیزہ پہاڑ

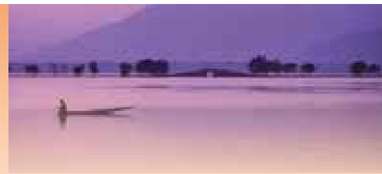

☆ بابا غلام شاہ کے والد کا نام .... تھا۔

☆ بابا غلام شاہ .... سے گزر کر شاہدرہ شریف میں داخل ہوئے۔

☆ بابا غلام شاہ .... سے ہجرت کر کے راجوری (شاہدرہ شریف) آئے۔

☆ جموں سے شاہدرہ شریف تک .... کی مسافت ہے۔

☆ زیارت شاہدرہ شریف ریاست جموں و کشمیر کے .... ضلع میں واقع ہے۔

۴. واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے

	واحد	جمع	واحد	جمع
مثال	خبر	اخبار	شجر	
	ثمر		بصر	
	سِر		اثر	

۵. درج ذیل کالم 'الف' کو کالم 'ب' کے ساتھ ملائیے

الف	ب
۱۷۳۳ء	بابا غلام شاہ بادشاہ کا انتقال ہوا
۱۷۶۷ء	بابا غلام شاہ بادشاہ پیدا ہوئے
۱۸۰۸ء	شاہدرہ شریف سطح سمندر سے اوپر واقع ہے
۵۷۰۰ فٹ	بابا غلام شاہ بادشاہ شاہدرہ شریف پہنچے

استھان | مقدّس | مُکتی | وردان | تپسیّا | اَثر

سُدّھ مہادیو

سُدّھ مہادیو صوبہ جموں کے اہم ترین تیرتھ استھانوں میں سے ایک ہے۔ یہاں کا شیو مندر ماتا ویشنو دیوی کی گپھا کی ہی طرح بہت مقدس مانا جاتا ہے۔ یہ پُر فضا پہاڑی گاؤں آثارِ قدیمہ کے اعتبار سے بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔

سُدّھ مہادیو کو جانے والا راستہ ایک چھوٹے سے قصبے چنینی سے ہو کر جاتا ہے۔ تاریخی اہمیت کا حامل یہ قصبہ جموں سرینگر قومی شاہراہ کے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں کا تاریخی قلعہ نما محل صوبہ جموں کے چند اہم آثارِ قدیمہ میں شُمار ہوتا ہے۔ افسوس یہ محل اب کھنڈر میں تبدیل ہو چُکا ہے۔

سُدّھ مہادیو انتہائی خوب صورت پہاڑی گاؤں ہے۔ یہاں کے پُر سکون ماحول میں عجیب طرح کی ذہنی اور روحانی آسودگی کا احساس ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس مقام کا نام بھگوان شیو کے ایک پرم بھگت سدّھایت کے نام پر سدّھ مہا دیو پڑا ۔ جو اپنے پچھلے جنم میں ’’ اَسُر ‘‘ تھا ۔ ایک دن وہ اپنے اصلی روپ میں بھگوان شیو اور دیوی اُما کے درشنوں کے لیے یہاں آیا۔ اس بھیانک شکل وصورت والے ’’ اَسُر ‘‘ کو دیکھ کر دیوی اُما کی چیخ نکل گئی ۔ سمادھی میں بیٹھے شیو جی نے جب یہ چیخ سُنی تو اپنا ترشول سدھایت پر دے مارا۔ ترشول کا یہ وار اس کے لیے مہلک ثابت ہوا۔ آخری سانسیں لیتے ہوئے یہ بھگت ، بھگوان کا نام جپنے لگا ۔ یہ سُن کر بھگوان شیو کو نہایت افسوس ہوا ۔ وہ سمادھی چھوڑ کر اس کے پاس آئے اور اسے دوبارہ زندگی کا وردان دینے کی پیش کش کی ، سدھایت نے پرارتھنا کی کہ ’’ اے بھگوان مجھے مرنے دیجیے تا کہ میں آپ کے ہاتھوں مرتیو پا کر مُکتی پراپت کر سکوں ‘‘ ۔ اُس کی پرارتھنا سُن کر بھگوان شیو خوش ہوئے اور اُسے وردان دیا کہ وہ جیون مرن کے چکر سے نجات پائے گا اور اس کا نام بھگوان کے نام سے پہلے لیا جائے گا۔ اس طرح اس مقام کا نام سدّھ مہا دیو پڑا۔

وہ ترشول جس سے سدھایت کو مارا گیا۔ تین حصّوں میں بٹا ہوا آج بھی یہاں نصب ہے۔ مقامی لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ ترشول زمین میں اتنے گہرے گڑے ہوئے ہیں کہ اندازہ کرنا مشکل ہے اور ان کے بارے میں عوام میں یہ اعتقاد ہے کہ جو کوئی انہیں اُکھاڑنے کی کوشش کرے گا اس پر مہادیو کا قہر نازل ہوگا۔

سدّھ مہا دیو سے تین کلو میٹر مغرب میں ’’گوری کنڈ‘‘ نام کا ایک مقدس چشمہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بھگوان شیو کو پانے کے لیے دیوی اُما نے یہاں بارہ برس تپسیّا کی تھی ۔ دوران تپسیا وہ اِسی کنڈ میں اشنان کیا کرتی تھی ۔ دیوک ندی جسے اس علاقے میں گنگا کی طرح

مقدس و متبرک مانا جاتا ہے اسی کند سے نکلتی ہے۔ اسی لیے سدّھ مہا دیو کے میلے میں آنے والے یاتری پاک ہونے کے لیے اس کنڈ میں ضرور اشنان کرتے ہیں۔ وہ گپھا جس میں دیوی ''اُما'' نے تپسّیا کی تھی اسی مندر کے احاطے میں موجود ہے۔ مندر کے پاس ہی ماں دُرگا کا ایک سو سال پُرانا مندر ہے جسے چینینی کے راجا کرن نے بنوایا تھا۔ سدھ مہا دیو اپنی انہی تاریخی خصوصیات کی بدولت تمام ریاست میں مشہور و معروف مقام کی حیثیت کا حامل بن چکا ہے، کشمیر وادی یا ماتا ویشنو دیوی کی یاترا پر آئے ہوئے یاتری سدھ مہا دیو کی زیارت کرنا بھی اپنے لیے اہم سمجھتے ہیں۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے

استھان	مقام
مقدّس	پاک ۔ متبرک
آثارِ قدیمہ	پُرانی تاریخی عمارتیں
روحانی آسودگی	روح کا اطمینان
مُہلِک	ہلاک کرنے والا ۔ مار ڈالنے والا
مرتیو	موت
مُکتی	نجات
پراپت ہونا	ملنا ۔ حاصل ہونا ۔ پانا
وردان	قول ۔ انعام
نصب کرنا	گاڑھنا ۔ قائم کرنا
تپسیّا	عبادت
اشنان کرنا	نہانا
کنڈ	تالاب ۔ چشمہ ۔ باولی
متبرک	مقدّس ۔ برکت والا ۔ پاک
پرم بھگت	سب سے بڑا بھگت
اَسُر	راکشس

۲. سوچیے اور بتائیے :

☆ سدّھ مہادیو کی کیا اہمیت ہے؟

☆ اس گاؤں کا نام سدّھ مہادیو کیسے پڑا؟

☆ سدھایت کو کس ہتھیار سے مارا گیا؟

☆ بھگوان شیو کو پانے کے لیے دیوی اُما نے کیا کیا؟

☆ ماں دُرگا کا مندر کس نے بنوایا تھا؟

۳. مندرجہ ذیل الفاظ سے جملے بنائیے :

تیرتھ ۔ مقدس ۔ کھنڈرات ۔ بھیانک ۔ سمادھی ۔ یاتری ۔ مہلک

۴. نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات ٹیبل میں سے تلاش کیجیے

☆ سدھ مہادیو کس صوبے میں واقع ہے؟

☆ ہماری ریاست کا نام کیا ہے؟

☆ جموں شہر کو کس نے بسایا؟

☆ ہماری سرمائی راجدھانی کون سی ہے؟

جامبولوچن نے جموں شہر بسایا
ہماری ریاست کا نام جموں وکشمیر ہے
ہماری سرمائی راجدھانی جموں ہے
سدّھ مہادیو جموں صوبہ میں واقع ہے

۵. واحد کے جمع لکھیے

راستہ .... صوبہ ....علاقہ ....

٦. وہ اسم جو مصدر سے بنایا گیا ہو اسم مشتق کہلاتا ہے۔ مثلاً پڑھائی، جانے والا، روتا ہوا، بچت، کھانے والی۔

مثال دیکھ کر دیے گئے ہر ایک مصدر سے دو دو اسم مشتق بنائیے

مثال	پڑھنا	پڑھنے والا	پڑھائی
	دھونا	....	....
	لڑنا	....	....
	کھانا	....	....
	دوڑنا	....	....

اعادہ، سبق ۵، ۶، ۷، ۸:

آموزشی ماحصل وہ آلہ ہے جس سے اُن حصولیابیوں کا اندازہ ہوتا ہے جو طالب علموں کو پانچویں جماعت میں آنی چاہیے۔ اس اعادہ کے ذریعے اُن ہی حصولیابیوں کا اندازہ لگانا مقصد ہے

I. درج ذیل جوابات کے لیے سوالات بنائیے:

(الف) کشمیر اولیاؤں، عارفوں، عابدوں، ادیبوں اور شاعروں کی سرزمین ہے

(ب) پہلگام اپنی خوبصورتی اور آب و ہوا کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے

(ج) شاہدرہ شریف جموں و کشمیر کے سرحدی ضلع راجوری کے عین شمال میں واقع ہے

(د) ہماری ریاست کی سرمائی راجدھانی جموں ہے

II. ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے

پھولے نہ سمانا۔ ایک جان دو قالب۔ جان میں جان آنا۔

III. کسی ایک موضوع پر دس جملے لکھیے

میرا دوست۔ شالیمار باغ۔ کمپیوٹر

IV. بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

جامد، مصدر اور مشتق

مثالیں دے کر ان کی تعریف کیجیے

سگنل مین | ٹکٹ | انجن | سگنل | ہرا

W2D5Y4

ریل گاڑی

ہو کے اگاڑی اور پچھاڑی
آؤ کھیلیں چھک چھک گاڑی
بن جائیں انجن کچھ بچّے
باقی سب بن جائیں ڈبے
بائیں ہاتھ سے خوب جکڑ لو
اک دو جے کی کمر پکڑ لو

دائیں ہاتھ کو لاؤ منہ تک
دھواں اڑاؤ بھک بھک بھک بھک

لے کر اپنے ہاتھ میں ڈنڈی
سگنل مین دکھائے جھنڈی

بن جائے اِک بچہ ٹی ۔ سی
پاس ، ٹکٹ کی کرے تلاشی

ملے گارڈ کی جس کو ڈیوٹی
ہاتھ میں اپنے لے وہ سیٹی

دیکھ کے سگنل ہاتھ ہلائے
منہ سے اپنے وِسل بجائے

پھر جو موٹر مین بنے گا
سب سے آگے وہ بیٹھے گا

ریل چلے گی رفتہ رفتہ
تیز کبھی ہوگی آہستہ

دیکھ کے سگنل لال رُکے گی
ہرا نظر آیا تو چلے گی

آئے گا اسٹیشن جب جب
رُک جائے گی گاڑی تب تب

کوثر انصاری

۱. پڑھیے اور سمجھیے

اگاڑی	:	آگے
پچھاڑی	:	پیچھے
دوجے	:	دوسرے
سگنل	:	اشارہ
ٹی سی	:	ریل میں ٹکٹ چیک کرنے والا
لال	:	سُرخ
ہرا	:	سبز

۲. سوچیے اور بتائیے

☆ ٹی سی کیا کام کرتا ہے؟

☆ منہ سے وِسل کون بجاتا ہے؟

☆ سب سے آگے کون بیٹھے گا؟

☆ ریل کہاں پر رُکے گی؟

۳. سبق ذہن میں رکھ کر درج ذیل مصرعوں کو مکمل کیجیے

☆ باقی سب بن................ڈبے

☆ اک دوجے کی................پکڑ لو

☆ ....مین دکھائے جھنڈی

☆ ملے..........کی جس کو ڈیوٹی

☆ منہ سے اپنے..........بجائے

☆ رُک جائے گی ....تب تب

۴. کالم ''الف'' کو کالم ''ب'' سے ملائیے

کالم الف	کالم ب
ریل	ماحول کو آلودہ کرتا ہے
جھنڈی	ایک لمبی گاڑی ہوتی ہے
اسٹیشن	کپڑے کی بنی ہوتی ہے
سگنل	پر ریل ٹھہرتی ہے
دھواں	دیکھ کر گاڑی رُکتی ہے

۵. درج ذیل ایسے انگریزی الفاظ ہیں جو اُردو میں استعمال ہوتے ہیں استاد کی مدد سے مزید ایسے پانچ الفاظ لکھیے

Engine	:	انجن
Signal	:	سگنل
Pass	:	پاس
Ticket	:	ٹکٹ
Guard	:	گارڈ
Duty	:	ڈیوٹی
Whistle	:	وِسل
Motor Man	:	موٹر مین
Station	:	سٹیشن

٦. عملی کام

یہ نظم ایک ڈرامائی نظم ہے۔ نظم میں بچوں کو ریل گاڑی بنانے کا طریقہ دکھایا گیا ہے، اپنے کلاس کے چند بچوں سے ریل گاڑی بنانے کا ایک ایکٹ کروائے، باقی بچوں کو یہ نظم صرف دُھن کے ساتھ گانے کے لیے کہیے۔

محتاج | گرہستی | مفلس | فانی | رفتہ رفتہ | پوتر

J3N8V2

گرُو نانک دیو جی

ہمارے ملک ہندوستان کی کئی خاص باتیں ہیں۔ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہاں بہت سے مذہبوں کے ماننے والے آباد ہیں۔سینکڑوں برس سے وہ سب ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ ہر مذہب کے کچھ بزرگ بہت مشہور ہیں۔سبھی اُن کا نام عزت سے لیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک بزرگ گرُو نانک دیو جی ہیں۔

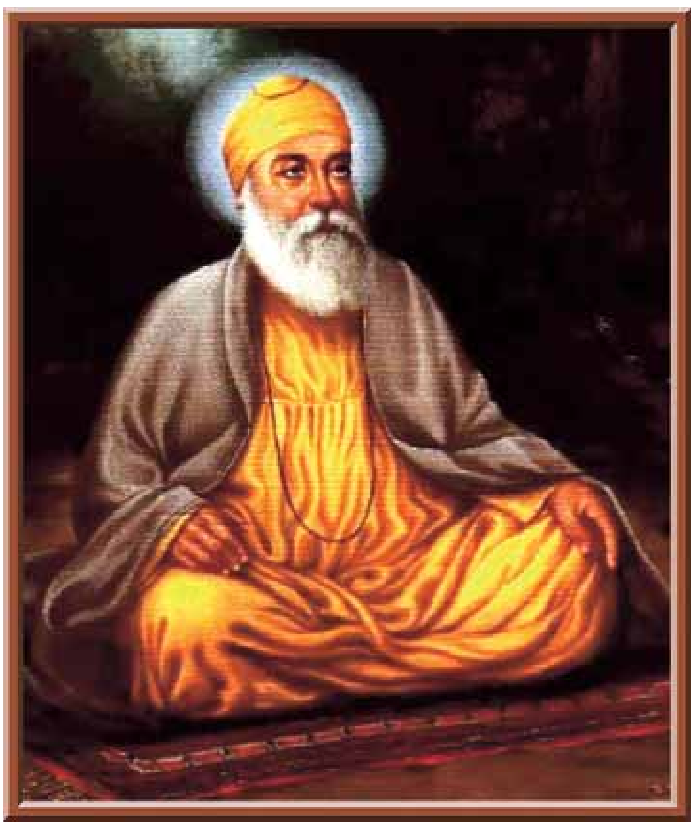

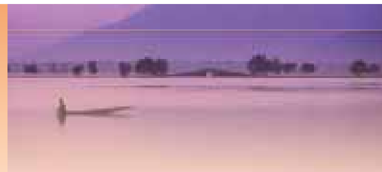

گرُو نا نک کی پیدائش آج سے لگ بھگ چھ سو سال پہلے تلونڈی گاؤں میں ہوئی تھی ۔ آج کل اس گاؤں کو ننکانہ صاحب کہتے ہیں ۔ یہ گاؤں اب پاکستان میں ہے اور لاہور سے پندرہ کلومیٹر کی دوری پر جنوب میں واقع ہے ۔

گرُو نا نک جی کے والد کا نام کالو چند تھا اور وہ سرکار میں گاؤں کا حساب کتاب لکھنے پر ملازم تھے ۔ گرُو نا نک کی بڑی بہن کی پیدائش اپنے نانا کے گھر میں ہوئی تھی ۔ اس لیے انھیں ''نانکی'' یعنی ''نانا کی'' کہتے تھے ۔ بڑی بہن کے نام پر ان کو بھی ''نانک'' یعنی ''نانا کا'' کہنے لگے اور آئندہ وہ اسی نام سے پہچانے گئے ۔

کالو چند کو یہ دیکھ کر رنج ہوتا تھا اور غصّہ بھی آتا تھا کہ گرُو نا نک کی طبیعت دُنیا کے کاموں میں نہیں لگتی مگر کیا کرتا ۔ گرو نا نک کی بہن کپورتھلہ کے علاقے سلطان پور میں بیاہی گئی تھی اور اُس کا شوہر علاقے کے حاکم کی سرکار میں ملازم تھا ۔ یہ سوچ کر شاید نوکری میں گرُو نا نک کا جی لگے ، گرُو نا نک کو بھی سرکار میں نوکر رکھوا دیا ۔

وہاں بھی گرُو نا نک نے محتاجوں اور ضرورت مندوں کے لیے دان پن کا دروازہ کھول دیا ، اور سرکاری خزانے کا روپیہ غریبوں اور مفلسوں میں تقسیم کرنے لگے ۔ چنانچہ اس ملازمت سے بھی الگ ہونا پڑا ۔

گرو نا نک کے یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر اُن کے والد نے سوچا کہ گرُو نا نک کی شادی کر دی جائے ، گرہستی کا بوجھ پڑے تو وہ اس طرح روپیہ پیسہ خرچ کرنا چھوڑ دیں ۔ انہوں نے گرُو نا نک کی شادی کر دی ۔

گرُو نا نک کی شادی ہوگئی ۔ دو بچّے بھی ہوئے ، لیکن گرُو نا نک کا دل گرہستی میں نہ لگا ،

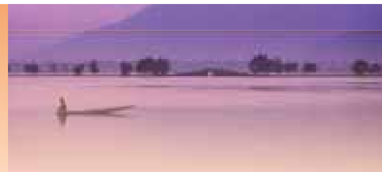

وہ ہمیشہ کی طرح اپنی کمائی ضرورت مندوں پر خرچ کر دیتے۔ بیوی نے لاکھ سمجھایا مگر اُن پر کوئی اثر نہ ہوا۔

گرو نانک مُلک مُلک اور شہر شہر پھرے۔ کہتے ہیں وہ مکّہ مدینہ اور بغداد بھی گئے۔ اس طرح جب اِس دُنیا کے سفر کی مدت تمام ہوئی اور آخری سفر کا وقت آیا تو ضلع گورداس پور میں آئے، وہیں ۱۵۳۹ء میں نوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

گرو نانک یہ چاہتے تھے کہ لوگ دل سے یہ بات مان لیں کہ سب انسان خُدا کے سامنے برابر ہیں اور اس طرح ذات پات کا فرق چھوڑ دیں۔ وہ کہتے تھے کہ بڑا وہی ہے جو اچھے کام کرے اور دوسروں کی خدمت کرے۔

پنجاب کے کسانوں میں ان کی یہ تعلیمات بہت پھیلیں اور رفتہ رفتہ یہ ایک مذہب بنتی گئیں۔ ان کو ماننے والے سِکھ کہلائے۔

گرو نانک اور دوسرے بزرگوں کی باتیں ایک کتاب میں جمع کی گئیں۔ اس کتاب کا نام ''گرو گرنتھ صاحب'' ہے۔ یہی سِکھوں کی مقدس اور پوتر کتاب ہے۔

۱. پڑھیے اور سمجھیے

محتاج : ضرورت مند۔ حاجت مند

گرہستی : گھر بار

مفلس : غریب

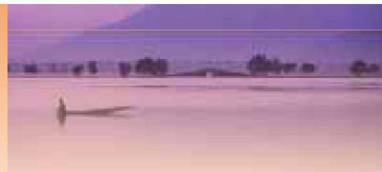

رفتہ رفتہ : آہستہ آہستہ

مقدّس : پاک

پوتر : پاک

۲. سوچیے اور بتائیے

☆ ہمارے ملک ہندوستان کی کئی خاص باتوں میں ایک خاص بات کیا ہے؟

☆ گرو نانک کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی ؟

☆ اُن کا نام نانک کیسے پڑا ؟

☆ گرو نانک کیا چاہتے تھے؟

☆ گرو نانک دیو جی کس مذہب کے بانی ہیں؟

۳. نیچے دیے گئے جُملوں کو واقعات کی ترتیب سے لکھیے

☆ گرو نانک کو بچپن ہی سے کھیل کود کا شوق نہ تھا۔

☆ کالو چند کو یہ دیکھ کر رنج ہوتا اور غصّہ بھی آتا کہ نانک کی طبیعت دُنیا کے کاموں میں نہیں لگتی۔

☆ سات آٹھ سال کی عمر میں انہیں پڑھنے بٹھایا گیا۔

☆ گرو نانک کی پیدائش آج سے لگ بھگ چھ سو سال پہلے تلونڈی گاؤں میں ہوئی تھی

☆ گرو نانک کو سرکار میں نوکر رکھوا دیا۔

☆ گرو نانک مُلک مُلک اور شہر شہر پھرے۔

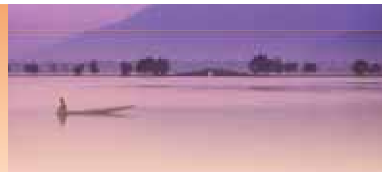

☆ گرو نانک اور دوسرے بزرگوں کی باتیں ایک کتاب میں جمع کی گئیں۔ اس کتاب کا نام ''گرو گرنتھ صاحب'' ہے۔

☆ انہوں نے گھر بار چھوڑ کر فقیری لے لی۔

☆ آخری سفر کا وقت آیا تو ضلع گورداس پور میں آئے، وہیں ۱۵۳۹ء میں نوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

۴. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے

نفع .... کھرا .... رنج .... نیک ....

فانی .... نوکر .... غریب ....

۵. مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیے

والد .... بہن .... نانا ....

بیوی .... نوکر

۶. نیچے دیے گئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

محتاج۔ مفلس۔ مقدس۔ پیدائش۔ گرہستی

۷. ان جملوں پر غور کیجیے

☆ بچہ روتا ہوا جا رہا ہے۔

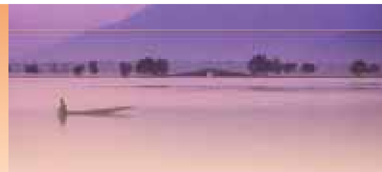

☆ لڑکی مسکراتی ہوئی آئی ۔

☆ بوڑھا آدمی چلتے چلتے تھک گیا

...........''روتا ہوا، مسکراتی ہوئی ، چلتے چلتے'' الفاظ بچہ، لڑکی اور بوڑھے آدمی کی حالت کو ظاہر کر رہے ہیں ۔ اصل میں یہ اسمائے مشتق ہیں اور جو اسمائے مشتق کسی کام کرنے والے کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں، اسمِ حالیہ کہلاتے ہیں ۔

درج ذیل مصدروں سے اسم حالیہ بنائیے

مثال:	دوڑنا	دوڑتا ہوا
	بولنا	....
	مسکرانا	....
	ہنسنا	....
	کھیلنا	....
	چلنا	....
	سونا	....

اجزا | آمیزہ | خاصیّت | خارج کرنا | توانائی | مُضر

A6Z9H3

ہوا

جب ہم سانس لیتے ہیں تو ناک اور مُنہ کے ذریعے ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتی ہے۔ ہوا کو ہم دیکھ نہیں سکتے لیکن محسوس ضرور کر سکتے ہیں۔ اگر آپ فٹ بال کھیلتے ہوں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ فٹ بال میں پمپ سے ہوا بھرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح سائیکل کی ٹیوب میں بھی ہوا بھری رہتی ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ ہوا کیا چیز ہے؟

ہوا کئی اجزا کا آمیزہ ہے۔ آکسیجن اور نائٹروجن اس کے دو اہم جُز ہیں۔ زمین کے اردگرد کی ہوا میں ۲۱ فی صد آکسیجن اور ۷۸ فی صد نائٹروجن گیس ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ ہوا میں پانی کے بخارات اور گرد وغبار کے چھوٹے چھوٹے ذرّے بھی پائے جاتے ہیں، ایک اور گیس کاربن ڈائی آکسائڈ بھی ہوا میں شامل ہوتی ہے۔ البتہ اس کی مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے۔

آکسیجن زندہ رہنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ سانس لیتے وقت یہ گیس پھیپھڑوں میں پہنچ کر خون میں جذب ہو جاتی ہے اور خون کی گردش سے یہ آکسیجن ہمارے جسم کے ہر ایک حصّے تک پہنچ جاتی ہے۔ آکسیجن ہمارے جسم میں غذا کو بدن کا جُز بناتی ہے، یہ ہمارے جسم میں گرمی پیدا کرتی ہے۔ ہمارے جسم میں روزانہ تقریباً ایک کلو

گرام آکسیجن جذب ہوتی ہے۔ آکسیجن کی ایک خاصیّت یہ ہے کہ یہ خود نہیں جلتی لیکن چیزوں کو جلنے میں مدد دیتی ہے۔

سانس لینے کے لیے ہوا کا صاف ہونا نہایت ضروری ہے۔ آلودہ ہوا صحت کے لیے مُضر ہے۔ ہوا کو آلودگی سے بچانے کے کئی طریقے ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ پیڑ پودے

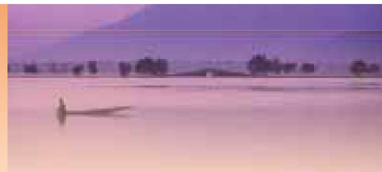

ہوا کو صاف رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس لیے پیڑ پودوں کی حفاظت کرنا اور نئے درخت لگانا بہت ضروری ہے۔ اسی طرح مختلف قسم کی گاڑیوں، بسوں، موٹروں وغیرہ سے جو دھواں نکلتا ہے، اُس سے بھی ہوا آلودہ ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ایسی گاڑیوں کی جانچ پڑتال کراتے رہیں جو زیادہ دھواں خارج کرتی ہوں۔

کارخانوں میں بھی ایسے ایندھن کا استعمال کیا جانا چاہیے، جس سے کم سے کم دھواں نکلتا ہو۔ اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی صاف سُتھرا رکھنا چاہیے۔ اس طرح سے ہم ہوا کو

بڑی حد تک آلودہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

بے شک ہوا انسانی زندگی کی بقا کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنا پانی۔

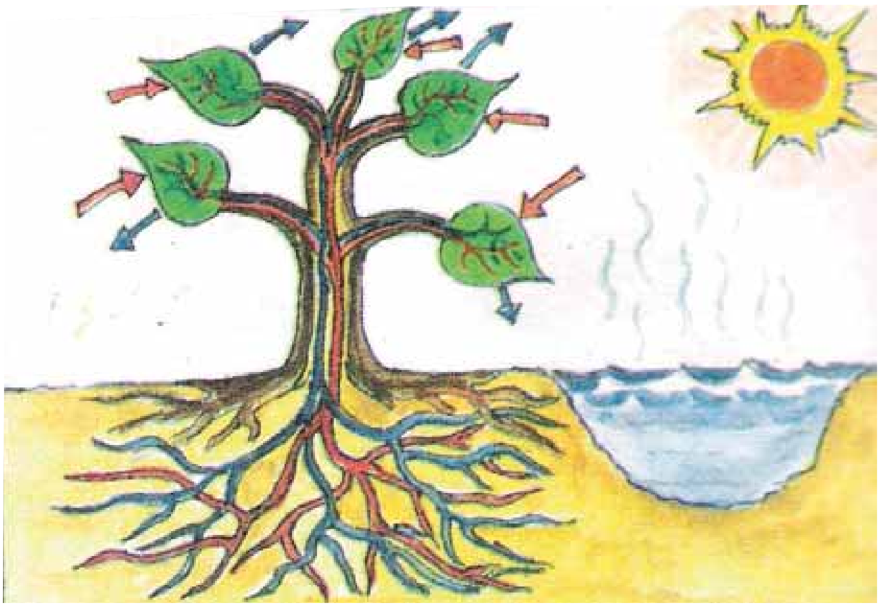

۱. پڑھیے اور سمجھیے

اجزا	:	جُز کی جمع۔ حصّے
آمیزہ	:	گھول۔ مِکسچر
خاصیّت	:	وصف۔ تاثیر
خارج کرنا	:	باہر نکالنا

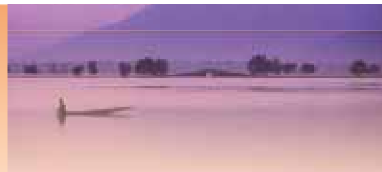

توانائی : طاقت۔قوت

آلودہ : ناصاف

مُضر : نقصان پہنچانے والا

۲. درج ذیل جملوں کے لیے سوالات بنائیے

ا) ہمارے جسم میں روزانہ ایک کلوگرام آکسیجن جذب ہوتی ہے، آکسیجن کی یہ خاصیت ہے کہ خودنہیں جلتی لیکن چیزوں کو جلنے میں مدد دیتی ہے۔

۲) نائٹروجن گیس ہوا کا سب سے بڑا جز ہے یہ آکسیجن کی شدت کم کرتی ہے۔

۳) اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے سے ہم بڑی حد تک ہوا کو آلودہ ہونے سے بچا سکتے ہیں

۳. نیچے دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے

ضروری

آلودہ

مُضر

۴. نیچے دیے ہوئے الفاظ سے جملے بنائیے

اجزا۔خاصیّت ۔ جذب ۔

۵. خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے

(آلودہ ۔ضروری ۔ مادہ ۔ پیڑ پودے ۔)

☆ ہوا ہماری زندگی کے لیے .... ہے ۔

☆ .... ہوا کو صاف رکھتے ہیں ۔

☆ ہوا ایک .... ہے ۔

☆ دھوئیں سے ہوا .... ہوتی ہے ۔

٦. نوٹ بک میں یہ الفاظ لکھیے

☆ احمد کی کتاب اچھی ہے ☆ گلاب خوب صورت ہے

☆ تختی کا رنگ کالا ہے ☆ ندیم کا رنگ گورا ہے

☆ راستے میں کوڑا ڈالنا بُری عادت ہے

صفت : وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی اچھائی یا برائی ظاہر کرے ۔ جیسے اوپر کی مثالوں میں اچھی ،خوب صورت ، کالا ، گورا ، بُری ،صفات ہیں

☆ ان جملوں میں سے اسمائے صفت تلاش کیجیے

☆ سیب سُرخ ہے ☆ بلی چالاک ہے

☆ کوا کالا ہے ☆ بچّہ کمزور ہے

☆ دودھ میٹھا ہے

۷. سوچیے اور بتائیے

دیے گئے دائرے میں ہوا میں موجود مختلف گیسوں کا تناسب دیا گیا ہے، آپ گیس کا نام لکھیے اور ہر بکس میں الگ الگ رنگ بھر دیجیے۔

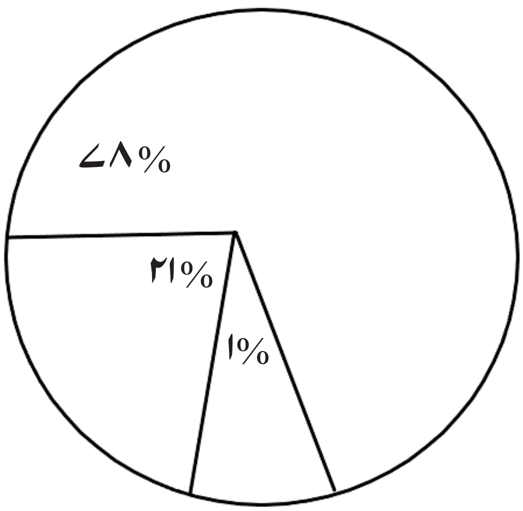

۸. ہوا ایک نعمتِ عظیم ہے اسی طرح پانی بھی عظیم نعمت ہے۔ جس کے بغیر زندہ رہنا ناممکن ہے۔ استاد کی مدد سے پانی کے متعلق بارہ جملے لکھیے۔

صاحبزادی | خدمت گزار | احترام | بسر کرنا | ایثار

Z2B1A1

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہؓ بڑی نیک خاتون تھیں۔ وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور حضورؐ اُنہیں بہت چاہتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی، اور اِن کے دو بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت فاطمہؓ بڑی خدمت گزار اور محنتی تھیں۔ اپنے شوہر اور بچوں کی خدمت کے علاوہ گھر کے تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں، کھانا پکاتیں، برتن صاف کرتیں، جھاڑو دیتیں، اور اپنے ہاتھوں سے چکّی میں آٹا پیستیں۔ اس سے ان کے ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے تھے۔

اُن کی زندگی بڑی تکلیف سے بسر ہوتی تھی۔ لیکن انہوں نے دولت کی کبھی خواہش نہیں کی۔ گھر میں کھانا نہ ہوتا تو وہ فاقہ کرلیتیں جب بھی موقع ملتا وہ غریبوں کی مدد کرتیں۔ کئی بار ایسا ہوا کہ وہ اور ان کے بچّے فاقے سے ہیں، کھانے کا کچھ سامان مہیّا ہوا، لیکن اسی وقت کسی غریب یا مسافر نے گھر پر آ کر کھانے کا سوال کر دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے کھانا اس غریب کے حوالے کر دیا، اور خود ان کے یہاں فاقہ ہی رہا۔ حضرت محمد ﷺ اپنی بیٹی کا

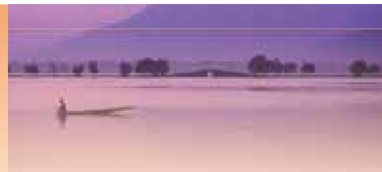

بہت خیال کرتے تھے ۔ جب کبھی باپ سے ملنے آتیں ، حضور ﷺ اپنی چادر بچھا کر حضرت فاطمہؓ کو بٹھاتے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کو اُن سے بہت محبت تھی ۔

حضرت فاطمہؓ سے ملنے کے لیے عرب کی عورتیں آتی رہتی تھیں ۔ حضرت فاطمہؓ انہیں ایمانداری ، خدمت گزاری اور محبت بھرے برتاؤ کی تعلیم دیتی رہتی تھیں ۔ اُن کے ایثار اور قربانی نے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا تھا اور سب اُن کی عزت کرتے تھے ۔ عورتیں اپنی مصیبت اور پریشانی کے وقت اُن سے مدد مانگنے اور صلاح لینے کے لیے آتی تھیں ۔ حضرت فاطمہؓ انہیں کبھی مایوس نہ کرتی تھیں ۔

حضرت فاطمہؓ کی زندگی سے نصیحت ملتی ہے کہ صبر و سکون کے ساتھ اپنے گھر والوں اور اپنے پڑوسیوں ، سبھی کی خدمت کرنی چاہیے اور غریبی یا فاقے میں کوئی شکایت نہیں کرنی چاہیے۔

(ماخوذ)

ا. پڑھیے اور سمجھیے

خاتون	:	معزز عورت
صاحبزادی	:	بیٹی
غلّہ	:	اناج

بسر کرنا	:	گزارنا
ایثار	:	قربانی
دل کو موہ لینا	:	اپنا کر لینا۔ دل جیت لینا
احترام	:	عزّت

۲. سوچیے اور بتائیے:

☆ حضرت فاطمہؓ کون تھیں؟

☆ حضرت فاطمہؓ کے بیٹوں کے نام کیا تھے؟

☆ فاقے کے دوران بی بی فاطمہؓ کے ساتھ کئی بار کیا واقعہ پیش آیا؟

☆ حضرت فاطمہؓ عرب کی عورتوں کو کیا تعلیم دیتی تھیں؟

۳. حصّہ (الف) اور حصّہ (ب) کو ملا کر صحیح جملے بنائیے:

الف	ب
حضرت فاطمہؓ بڑی	حضرت علیؓ سے ہوئی تھی
حضرت فاطمہؓ عورتوں کو	بیٹی کا بہت خیال کرتے تھے
حضرت محمد ﷺ	ایمانداری اور خدمت گزاری کی تعلیم دیتی تھیں
حضرت فاطمہؓ کی شادی	حضرت محمد ﷺ کی صاحبزادی تھیں
حضرت فاطمہؓ	خدمت گزار تھیں

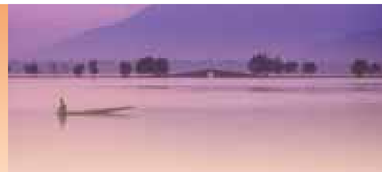

۴. مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد اور جمع بنائیے:

نبیؐ ۔ صحابہ ۔ خواتین ۔ تکلیف ۔ اوقات

۵. نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے

محنتی..

چکّی ....

ایمانداری..

قربانی ....

پریشانی..

٦. ہاں یا نہیں میں جواب دیجیے

☆ حضرت فاطمہؓ کے دو فرزند تھے۔ (   )

☆ اُن کی زندگی آرام سے بسر ہوتی تھی۔ (   )

☆ حضرت فاطمہؓ سے ملنے عرب کی عورتیں آتی رہتی تھیں۔ (   )

☆ حضرت فاطمہؓ عورتوں کی مدد کرتی تھیں۔ (   )

٧. ''بیٹی کی عظمت'' کے عنوان پر دس جملے لکھیے

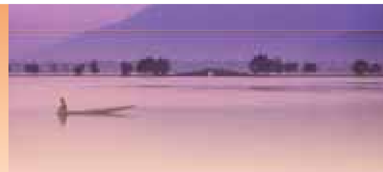

اعادہ، سبق ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲:

استاد بچوں کے املاء اور ذخیرۂ الفاظ کو جانچنے کے لیے اُن سے یہ مشق کروائیں

I. درج ذیل الفاظ کے معنی لکھ کر اِن کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ہرا۔ گاڑی۔ محتاج۔ مقدس۔ اجزاء۔ آلودہ۔ خاتون۔

II. ذیل میں دیے گئے انگریزی الفاظ کو اُردو میں لکھیے

Engine, Signal, Ticket, Guard, Duty,Whistle, Motor Man, Station

III. درج ذیل مصادر سے اسم حالیہ بنائیے

بولنا۔ مسکرانا۔ ہنسنا۔ کھیلنا۔ چلنا۔ سونا

IV. درج ذیل الفاظ کے ضد لکھیے

رنج۔ فانی۔ آلودہ۔ مضر۔ کھرا۔ نیک

V. تذکیر و تانیث کیجیے

والد۔ بہن۔ نوکر۔ دھوبن۔ ٹھاکر

طول و عرض | سرپرست | مجسّمہ | انمول | تھنکا

Z4E3N7

لداخ سے ایک خط

لیہہ

۲۲ / جولائی ۲۰۱۷ء

پیارے سجاد، السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں لداخ کے بارے میں کچھ سوالات پوچھے ہیں۔ چند سوالات کا جواب میں اسی خط میں دینے کی کوشش کروں گا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ لداخ کے طول و عرض میں بودھ دھرم کا پرچار کرنے والوں کے لیے جگہ جگہ خانقاہیں بنائی گئی ہیں۔ لداخ کے لوگ ان خانقاہوں کو گمپا کہتے ہیں۔ ہم انہیں بودھ وِہار بھی کہہ سکتے ہیں۔ شے، ٹھکسے اور ہیمس گمپا یہاں کے مشہور گمپا ہیں۔

شے گمپا:

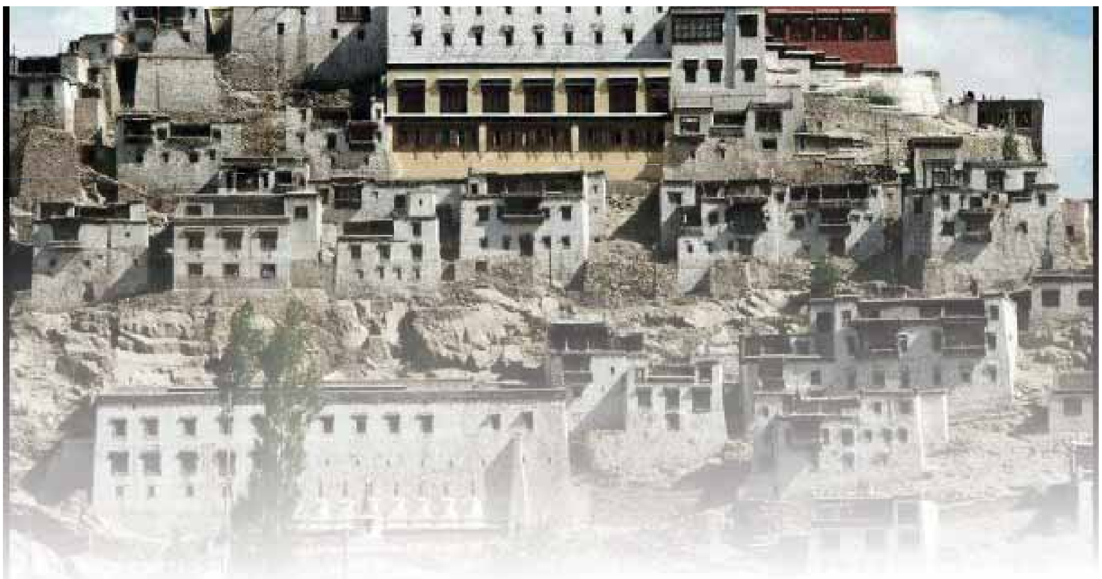

یہ گمپا لیہہ سے ۱۶/ کلومیٹر دور ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ اِسے لداخ کے مشہور خاندان راجا دیلدن نم گیال نے بنوایا ہے۔ راجا دیلدن نم گیال بودھ دھرم کے مشہور سرپرست اور پیروکار تھے۔ شے گمپا دراصل مہاتما بدھ جی کا چالیس فٹ اونچا عالی شان مجسّمہ ہے۔ اس مجسّمے کا سَر آٹھ فٹ چوڑا ہے۔ یہ مجسّمہ پیتل اور تانبے میں ڈھلا ہے۔ اس مجسّمے پر سونے اور چاندی کی پرتیں منڈھی ہیں۔ اُن کے تاج پر ہندو دیوی دیوتاؤں کی تصویریں کھُدی

ہیں کہ بدھ دھرم نے ہندو دھرم کے اثرات قبول کیے ہیں ۔ شے میں ایک مسجد بھی ہے، جو شاہِ ہمدان، میر سیّد علی ہمدانیؒ کے ساتھ منسوب ہے۔

ٹھکسے گمپا:

یہ گمپا ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ اس گمپا میں دس مندر ہیں ۔ ان مندروں

میں سو کے قریب لاما راہب اور راہبائیں رہتی ہیں ۔ یہاں ایک بڑا ہال ہے ۔ اس ہال میں لاما جاپ اور پوجا کرتے ہیں ۔ ہال میں کچھ الماریاں ہیں جن میں بدھ دھرم کا انمول سرمایہ، صدیوں پُرانی کتابیں محفوظ ہیں ۔ یہ کتابیں اور مسودے تبّتی زبان میں ہیں ۔ ٹھکسے گمپا میں تبت سے لایا گیا ایک بہت ہی بلند ستون ہے ۔ یہ ستون پیتل میں ڈھلا ہے ۔ اس ستون کے چاروں طرف تبّتی زبان میں گوتم بدھ کے فرمان کندہ ہیں ۔ یہ گمپا لگ بھگ ساڑھے آٹھ سو سال پرانا ہے ۔ لداخ کے گمپوں کے سات بڑے سلسلے ہیں ۔ ہر سلسلے کا پیشوا ایک بڑا لاما ہوتا ہے ۔ ٹھکسے گمپا کا بڑا لاما ماکھن پورن پوجھے کہلاتا ہے ۔ بودھی دُنیا میں ماکھن پورن پوجھے کی کافی عزت کی جاتی ہے ۔

ہیمس گمپا:

ہیمس گمپا لداخ کا سب سے بڑا اور مشہور بودھ وہار ہے ۔ یہ لیہہ سے تقریباً چالیس کلو میٹر دور ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ہے ۔ اس گمپا میں دور دراز علاقوں سے لائے گئے جھنڈے درجنوں کی تعداد میں موجود ہیں ۔ ان جھنڈوں کو تھنکا کہتے ہیں ۔ گمپا میں دنیا کا سب سے بڑا تھنکا رکھا ہوا ہے ۔ جسے اُٹھانے کے لیے بیس سے زائد راہبوں کی ضرورت پڑتی ہے ۔ اس ریشمی تھنکے پر شوخ رنگوں سے بدھ اور بودھی سنتوں کی ان گنت تصویریں بنائی گئی ہیں ۔ جب یہ تھنکا لٹکایا جاتا ہے تو راہبوں کا ایک جلوس رنگ برنگی

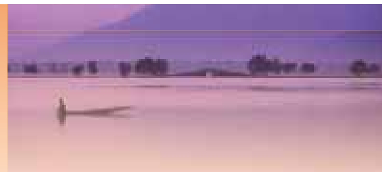

پوشاکیں پہنے ڈھولوں کی تھاپ کے ساتھ جھومتا ہے۔

ابّا اور امی کو میرا اسلام کہنا

آپ کا دوست

سہیل احمد

ا. پڑھیے اور سمجھیے

طول و عرض	:	لمبائی چوڑائی ۔ پھیلاؤ
خانقاہیں	:	بودھ راہبوں کی عبادت کی جگہ۔ درویشوں کی رہنے کی جگہ
سر پرست	:	پرورش کرنے والا ۔ خبر گیری کرنے والا
مجسّمہ	:	بُت
انمول	:	قیمتی
فرمان	:	حکم
تھنکا	:	گمپا میں رکھے ہوئے جھنڈے
چہل پہل	:	رونق

۲. درج ذیل جملوں کے سوال بنائیے

۱) لداخ کے لوگ خانقاہوں کو گمپا کہتے ہیں ، شے ،ٹھسکے اور ہیمس گمپا یہاں کے مشہور گمپا ہیں

۲) شے میں ایک مسجد بھی ہے جو شاہِ ہمدان میر سید علی ہمدانیؒ کے ساتھ منسوب ہے۔

۳) لداخ کا سب سے بڑا بودھ وہار، ہمیس گمپا ہے یہ لہیہ سے تقریباً چالیس کلو میٹر دور ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

۳. دوست کے نام ایک خط میں کسی میلے کا مختصر حال لکھیے

۴. دیے گئے اشارت کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

			و			
	خ		د			
				ل		ڈ

اشارت

دائیں سے بائیں

☆ ....کی ڈالی پر بُلبل ہے۔

☆ بُلبل .... پر ہے۔

اوپر سے نیچے

☆ کشمیر ایک خوبصورت .... ہے۔

☆ سہیل نے سجاد کے نام..................لکھا۔

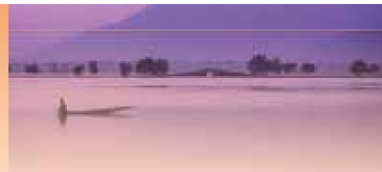

۵.   صحیح جواب پر (✓) نشان لگایئے

☆ بودھ دھرم کی عبادت گاہوں کو کہتے ہیں۔

( ) گُمپا

( ) گرجا

( ) مندر

☆ شے میں مسجد منسوب ہے۔

( ) حضرت مخدوم حمزہؒ کشمیری کے ساتھ،

( ) حضرت شاہ ہمدانؒ کے ساتھ،

( ) حضرت نورالدین ریشیؒ کے ساتھ

☆ لداخ کے گمپوں کے کل سلسلے ہیں۔

( ) پانچ

( ) سات

( ) دس

☆ تھنکا کیا ہے۔

( ) جھنڈا ہے

( ) اشتہار ہے

( ) تصویر ہے

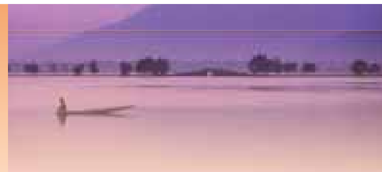

٦. مثال دیکھ کر نئے الفاظ بنایئے اور اپنی نوٹ بک میں لکھیے

مثال	درس	+	گاہ	=	درس گاہ
	عید	+	گاہ	=	
	خواب	+	گاہ	=	
	دانش	+	گاہ	=	
	آرام	+	گاہ	=	
	سیر	+	گاہ	=	
	چرا	+	گاہ	=	

مذکر کے مقابلے میں مونث اور مونث کے مقابلے میں مذکر الفاظ لکھیے

مذکر	مونث
مور	
	ہرنی
چاند	
	شیرنی
گھوڑا	

مخصوص | ستیہ گرہ | رہنمائی کرنا | آئین

ڈاکٹر امبیدکر

M5P6K5

مہاراشٹر کے شہر مہاڑ میں ایک تالاب ہے۔ یہ ''چودار تالاب'' کے نام سے مشہور ہے۔ جو شخص اس تالاب کے کنارے جاتا ہے اُسے ایک مخصوص واقعہ یاد آتا ہے ۔ یہ واقعہ ہندوستانی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ اگر اس تالاب کی زبان ہوتی تو وہ ۱۹۲۷ء کا یہ واقعہ ہمیں ضرور سُناتا۔ آیئے ہم اس واقعے کے بارے میں معلوم کریں۔

ایک روز صبح سویرے ہزاروں لوگ مہاڑ کے راستے سے گزر رہے تھے۔ لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان کی قطار چیونٹیوں کی قطار معلوم ہوتی تھی ۔ سب کے قدم ایک ساتھ اُٹھتے تھے ۔ ان سب لوگوں میں ایک جوش اور ولولہ تھا۔ ان کے چہروں سے ایک خاص مقصد کا احساس ہوتا تھا سب لوگ نعرے لگا رہے تھے۔ ''بابا صاحب امبیدکر کی جے''۔ ''مہاڑ کا ستیہ گرہ زندہ باد''۔

ان نعروں کی آواز سے پورا مہاڑ گونج اُٹھا۔ یہ لوگ کون تھے؟ یہ کون سا قلعہ فتح کرنے جا رہے تھے؟ یہ کہاں جا رہے تھے اور کیوں جا رہے تھے؟

بات دراصل یہ تھی کہ جھیلوں، تالابوں اور کنوؤں کا پانی سب کے لیے عام تھا لیکن چھوٹی ذاتوں کے لوگ ان کا پانی نہیں لے سکتے تھے۔ وہ پانی کو چھو بھی نہیں سکتے تھے۔ یہ کتنی بڑی ناانصافی تھی! اونچی ذات کے لوگ ان پر کتنا بڑا ظلم کرتے تھے۔ پانی خدا کی دین ہے اور اس پر سب کا حق ہے، پھر ان پر پابندی کیوں؟ اس پابندی اور ناانصافی کے خلاف بابا صاحب نے آواز بلند کی۔ انھوں نے تمام ہریجنوں کو اس ناانصافی کے خلاف احتجاج کرنے پر آمادہ کیا۔

آج یہ ہزاروں لوگ مہاڑ کے اس تالاب کی طرف جا رہے تھے۔ بابا صاحب اس

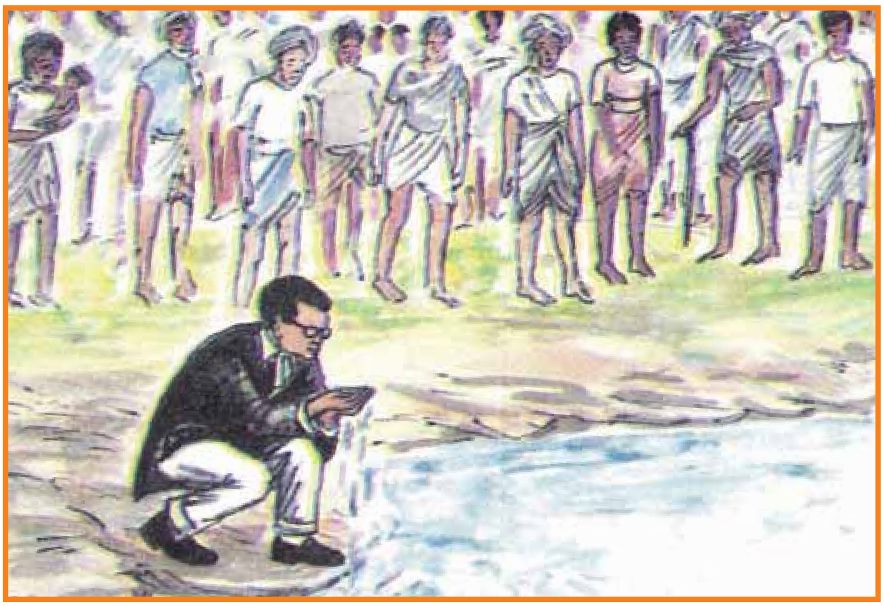

جلوس کی رہنمائی کر رہے تھے۔ وہ سب کے آگے تھے۔ تمام ستیہ گرہیوں کا ارادہ پکّا تھا۔ کسی کے بھی قدم اب پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔ یہ لوگ آگے بڑھتے گئے، بالآخر چودار تالاب کے پاس پہنچ گئے۔ تالاب کے اردگرد ہزاروں لوگ جمع تھے۔ بابا صاحب آگے بڑھے۔ ہزاروں لوگوں کے سامنے اس تالاب میں اُترے۔ انھوں نے پانی کو چھوا۔

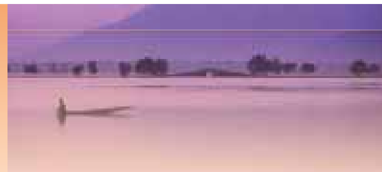

اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی بھرلیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام ہریجن اس پانی کو چھونے لگے۔ پانی کو ہاتھوں سے اُچھال اُچھال کر بابا صاحب کی جے کے نعرے بلند کرنے لگے۔

یہ بابا صاحب کون تھے؟ یہ تھے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر جنھیں لوگ بابا صاحب امبیدکر کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ یہ مہاڑ کے اہم اور عظیم ستیہ گرہ کے قائد اور بانی تھے۔ ڈاکٹر امبیدکر ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ وہ ہریجنوں کے ہمدرد تھے۔ انھوں نے مُلک میں ہریجن سماج کو جگایا اور ان کے دل سے خوف وہراس دور کر دیا۔ انھوں نے اپنی زندگی اپنی دبی کچلی اور پسماندہ ذات کے لوگوں کی ترقی کے لیے وقف کر دی۔ وہ ایک بڑے قانون دان بھی تھے۔ انھوں نے ہندوستان کا آئین بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ اُن کی نظر میں سب لوگ برابر تھے۔ انھوں نے کہا تھا: ذات پات اور بھید بھاو بے معنی ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ بابا صاحب چاہتے تھے کہ ہر شخص کو اُس کا جائز حق ملے۔ ڈاکٹر امبیدکر ۱۹۵۶ء میں اس دُنیا سے چل بسے۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے :

مخصوص	:	خاص مقرر کیا گیا
ستیہ گرہ	:	پُر امن احتجاج
رہنمائی کرنا	:	راستہ دکھانا
آئین	:	دستور

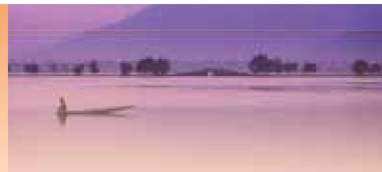

۲. سوچیے اور بتائیے:

☆ ڈاکٹر امبیدکر کن کے رہنما تھے؟

☆ ہریجنوں پر کیا پابندی عائد تھی؟

☆ ڈاکٹر امبیدکر کا پورا نام کیا تھا؟

☆ بابا صاحب امبیدکر کا انتقال کب ہوا؟

۳. خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے بھر دیجیے، الفاظ قوسین میں دیے ہوئے ہیں

☆ مہاراشٹر کے شہر مہاڑ کا تالاب_____________کے نام سے مشہور ہے۔

(گہرا تالاب/ چودار تالاب)

☆ اونچی ذات کے لوگ________________پر ظلم کرتے تھے۔

(ہری جنوں/ برہمنوں)

☆ پانی خدا کی دین ہے اور اس پر سب کا__________________ہے۔

(اختیار/ قبضہ)

☆ بابا امبیدکر نے ظلم کے خلاف__________________

(آواز چلائی/ آواز اٹھائی)

☆ بابا امبیدکر نے ہندوستان کا .... بنانے میں اہم رول ادا کیا۔

(آئین/ قانون)

۴. غور کیجیے

مثال: رشید نے کتاب پڑھی

حامد کو قلم ملا

ندیم کو ریچھ نے کاٹا

اوپر دی گئی مثالوں میں "نے" اور "کو" لفظوں کو آپس میں ملانے کا کام کرتے ہیں۔
وہ الفاظ جو مختلف لفظوں کو آپس میں ملا کر جملے بنانے میں مدد دیتے ہیں "حروف" کہلاتے ہیں۔

۵. نیچے دی گئی خالی جگہوں کو مناسب حروف سے پُر کیجیے

- ☆ اکبر..........کھانا کھایا۔
- ☆ رشید................کتے..........کاٹا۔
- ☆ میں................کتاب پڑھی۔
- ☆ راجا................کرکٹ کھیلا۔
- ☆ سونو................میچ جیتا۔
- ☆ حامد..........چکر آیا۔

مہلک | علمِ طبیعات | بوسیدہ | مبہوت | تجربہ گاہ

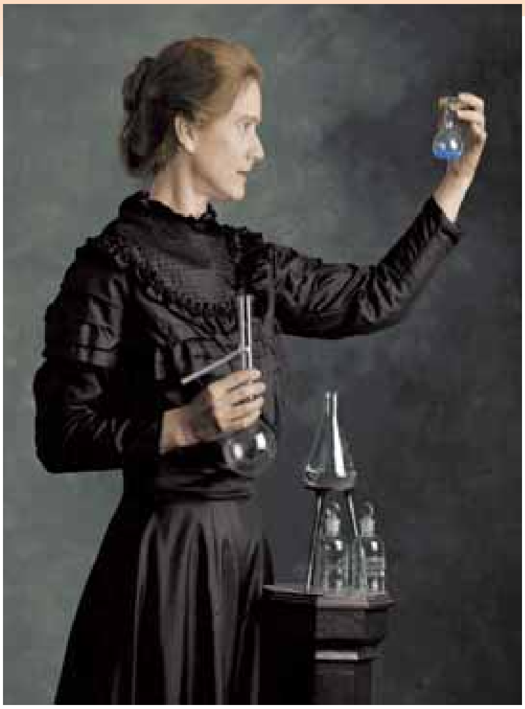

Y9L9M7

میری کیوری

سائنس دان اپنی لگن اور انتھک محنت سے آئے دن نئی نئی چیزیں دریافت کرتے رہتے ہیں اور اس طرح سے تمام بنی نوع انسان کو طرح طرح سے آرام و آسائش مہیا کرتے ہیں۔نئی نئی دوائیں ایجاد کر کے ہمارے دکھ درد کا علاج آسان بناتے ہیں ۔ میری کیوری بھی ایک ایسی ہی عظیم خاتون سائنس دان تھی ،جس نے ایک ایسا جوہر دریافت کیا جونہایت ہی کارآمد ہے ۔ یہ بہت سی مہلک بیماریوں کے علاج میں بھی کام آتا ہے ۔اسے ریڈیم کہتے ہیں ۔

میری کیوری ۷نومبر ۱۸۶۷ء کو پولینڈ کے ایک شہر وارسا میں پیدا ہوئی ۔ اُس کے والد ایک سکول میں ریاضی اور فزیکس کے اُستاد تھے اور ماں ایک بورڈنگ ہاؤس چلاتی تھیں ۔

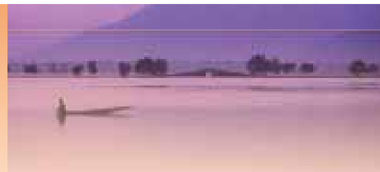

میری کیوری کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔ وہ بڑی محنتی اور ذہین تھی۔ اپنے والد سے اکثر طبعیات کے بارے میں پوچھتی رہتی تھی اور اس کے بارے میں سوچتی رہتی تھی ۔ ہائی سکول کا امتحان پاس کر کے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی ، لیکن اُن کے والدین اعلیٰ تعلیم کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے تھے ۔ میری کیوری کو زوراوسکی خاندان کے بچوں کو پڑھانے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کی نوکری مل گئی ۔ اس طرح سے اعلیٰ تعلیم کے لیے پیسوں کا انتظام ہو گیا اور وہ پیرس چلی گئیں ، جہاں ۱۸۹۳ء میں اُنہوں نے فزیکس میں ایم ، ایس ، سی کی ڈگری حاصل کی ۔ ۱۸۹۴ء میں اُنہوں نے ریاضی میں بھی ڈگری حاصل کی ۔ اس دوران اُنہوں نے کئی زبانیں بھی سیکھ لیں ۔ وہ اپنی مادری زبان پولش کے علاوہ فرانسیسی ، جرمن اور روسی زبانیں پڑھ اور لکھ سکتی تھی ۔

۱۸۹۴ء میں اُنہوں نے ایک مشہور سائنس دان پیری کیوری سے شادی کی ۔ دونوں میاں بیوی ایک ساتھ کام کرنے لگے ۔ انہیں یورنیم کے موضوع میں دلچسپی پیدا ہو گئی ۔ کچے یورنیم سے روشنی کی کرنیں پھوٹتی ہیں ، لیکن اُس وقت کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ کرنیں کیا ہیں اور ان کا کیا استعمال ہو سکتا ہے ۔

دونوں میاں بیوی کو ان کرنوں کا راز معلوم کرنے کی دُھن سوار ہو گئی ۔ میرؔی کو یقین تھا کہ ان میں ضرور کوئی ایسا جوہر چھُپا ہوا ہے ، جسے ابھی تک دریافت نہیں کیا گیا ہے ۔ اس نامعلوم جوہر کو تلاش کرنے کے لیے انہوں نے ایک پرانے اور بوسیدہ مکان میں اپنی تجربہ گاہ بنالی ۔ جہاں وہ دونوں برسوں یورنیم پر مختلف تجربے کرتے رہے ۔ پیری کیوری تو کبھی کبھی بہت ہی مایوس ہو جاتے مگر میری نے ہمت نہیں ہاری ، وہ خود بھی جی جان سے

محنت کرتی رہی اور ساتھ ہی اپنے شوہر کا حوصلہ بھی بڑھاتی رہی۔

محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ آخر وہ دن آ ہی گیا جب یہ دونوں میاں بیوی اپنے تجربوں میں کامیاب ہو گئے اور انہیں اپنی محنت کا پھل مل گیا۔ ایک دن دونوں شام کو اپنی تجربہ گاہ سے تھکے ماندے گھر لوٹے۔ مگر دونوں بے چین تھے، آرام سے سو نہ پائے اور دوبارہ تجربہ گاہ کی طرف چل دیے۔ تجربہ گاہ کے قریب پہنچے، کھڑکی سے اندر جھانکا تو دونوں مبہوت رہ گئے۔ اندر میزوں پر رکھے پیالوں سے دھیمی دھیمی نیلی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔ ان دونوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے آخر کار ایک نیا جوہر دریافت کر ہی لیا۔ یہ نیا جوہر ''ریڈیم'' تھا۔ ساری دُنیا میں اس دریافت کا شہرہ پھیل گیا۔ اگلے ہی برس ۱۹۰۵ء میں میری کیوری اور اس کے شوہر پیری کیوری کو طبعیات میں دُنیا کا سب سے بڑا انعام ''نوبل پرائز'' دیا گیا۔

میری کیوری نے یورنیم پر اپنا کام جاری رکھا، اور اس سلسلے میں کئی مفید باتیں معلوم

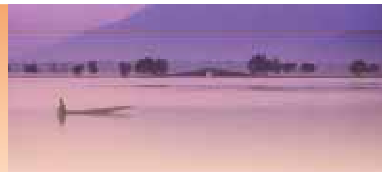

کیں ۔اس کام کی زبردست تعریف ہوئی اور ۱۹۱۱ء میں میری کیوری کو دوسری مرتبہ نوبل پرائز سے نوازا گیا۔

ریڈیم ایک بہت ہی کارآمد جوہر ہے۔ یہ بہت سی مہلک بیماریوں کے علاج میں کام آتا ہے۔اس جوہر کی دریافت اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش میں زندگی بھر یہ خاتون سائنس دان، تجربوں کے دوران نکلنے والی تیز شعاعوں کو اپنے جسم پر برداشت کرتی رہی۔ یہ شعاعیں اُن کے بدن پر اثر انداز ہوئیں جس کے نتیجے میں میری کیوری کو خون کا کینسر (لیکومیا) ہو گیا اور ۴ جولائی ۱۹۳۴ء کو انسانیت کی یہ محسن اور عظیم سائنس دان اس دُنیا سے چل بسی۔

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے

مہلک	:	ہلاک کرنے والی
علمِ طبیعات	:	وہ علم جس سے قدرتی چیزوں کے بارے میں ان کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے۔
بوسیدہ	:	ٹوٹا پھوٹا۔ پُرانا
رائیگاں	:	بے کار۔ فضول۔ اکارت

مبہوت : حیران۔ ہکّا بکّا

شعاع : کرن

تجربہ گاہ : وہ جگہ جہاں تجربے کیے جاتے ہیں۔

۲. درج ذیل جملوں کے لیے سوال بنائیے

۱) ۱۹۱۱ء میں میری کیوری کو دوسری مرتبہ نوبیل پرائز ملا

۲) ریڈیم ایک کارآمد جوہر ہے یہ بہت سی مہلک بیماریوں کے علاج میں کام آتا ہے

۳) میری کیوری کو خون کا کینسر ہو گیا جس وجہ سے فوت ہو گئی۔

۳. واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے

	واحد	جمع
مثال:	رات	راتیں
		کتابیں
	آنکھ	
		دالیں
	کھال	
		عمارتیں

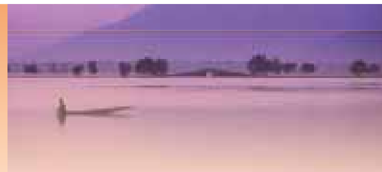

۴. خالی جگہوں کو پُر کیجیے

☆ .... میں میری کیوری نے فزکس میں ایم ، ایس ، سی کی ڈگری حاصل کی ۔
(۱۸۹۰ء/۱۸۹۳ء)

☆ میری کیوری کی شادی .... میں ہوئی
(۱۸۹۶ء/۱۸۹۴ء)

☆ میری کیوری کی شادی .... کے ساتھ ہوئی ۔
(پیری کیوری / فیری کیوری)

☆ .... میں دونوں میاں بیوی کو دُنیا کا سب سے بڑا انعام ''نوبل پرائز'' دیا گیا۔
(۱۹۰۵ء/۱۹۱۰ء)

☆ میری کیوری کو .... میں دوسری مرتبہ ''نوبل پرائز'' سے نوازا گیا۔
(۱۹۱۵ء/۱۹۱۱ء)

۵. درج ذیل واقعات کو تاریخوں سے ملایئے

۱) میری کیوری پیدا ہوئی	۱۹۳۴ء
۲) میری اور پیری کیوری کی شادی ہوئی	۱۸۶۷ء
۳) میری نے فزکس میں ایم ایس کی ڈگری حاصل کی	۱۹۰۵ء
۴) میری اور پیری کیوری کو نوبل پرائز ملا	۱۸۹۴ء
۵) میری کیوری کی وفات ہوئی	۱۸۹۳ء

بسیرا کرنا | تاریکی | دیے | چرخِ بریں | بے روغن

شام

S8F4R5

سورج ڈوبا ہوا اندھیرا
چڑیاں لینے لگیں بسیرا
دن کا غائب ہوا اُجالا
تاریکی نے پردہ ڈالا
جلنے لگے دیے گھر گھر میں
گِرجا، مسجد اور مندر میں
چرخِ بریں پر چمکے تارے
بے روغن ہیں روشن سارے

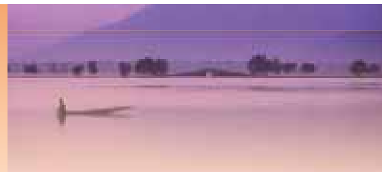

جنگل سے گھر آئے گوالے
ریوڑ اپنا اپنا سنبھالے
جا پہنچے مزدور گھروں میں
خوش خوش ہیں بیوی بچوں میں
دن میں کب آرام کیا ہے
خوں پسینہ ایک کیا ہے
نیند میں غافل ہوگئے بچے
سو گئے لوری سنتے سنتے

(جوالا پرشاد برق)

۱. پڑھیے اور سمجھیے

اُجالا : روشنی
بسیرا کرنا : گھر یا گھونسلے میں آنا
تاریکی : اندھیرا
دیّے : (دیّا کی جمع) مٹی کے چراغ
چرخِ بریں : اونچا آسمان

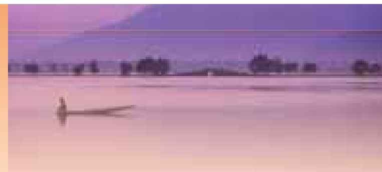

بے روغن	:	تیل کے بغیر
گوالا	:	گایوں کو پالنے والا
ریوڑ	:	مویشیوں کا گلہ
خون پسینہ ایک کرنا	:	خوب محنت کرنا
غافل	:	بے خبر، بے پروا
لوری	:	سُریلا گیت جو ماں اپنے بچوں کو سُلانے یا بہلانے کے لیے گاتی ہے

۲. سوچیے اور بتائیے:

☆ شاعر نے نظم میں شام کی کیا پہچان بتائی ہے؟

☆ نظم میں مزدوروں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

۳. وہ شعر لکھیے جن میں نیچے لکھی ہوئی باتیں بتائی گئی ہیں:

☆ سورج ڈوبنے پر اندھیرا ہو گیا اور چڑیاں گھونسلوں میں جانے لگیں۔

☆ گھروں اور عبادت گاہوں میں دِیے جلنے لگے۔

3۔ مزدور گھر پہنچ کر بیوی بچوں سے مل کر خوش ہوئے۔

۴. نظم کو پڑھ کر ذیل کے مصرعوں کے ساتھ مناسب مصرعے جوڑیے اور اشعار مکمل کیجیے:

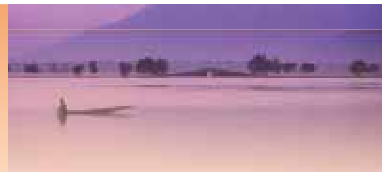

☆ جلنے لگے دیے گھر گھر میں ....

☆ جنگل سے گھر آئے گوالے ....

☆ نیند میں غافل ہو گئے بچّے ....

۵. اپنی نوٹ بک میں لکھیے

سورج ڈوب گیا۔ اندھیرا چھانے لگا۔
گھروں میں دِیے روشن ہو گئے۔
مندروں، مسجدوں اور گرجوں میں دیے جلائے گئے،
آسمان پر تارے چمکنے لگے۔
گوالے جنگل سے اپنا اپنا ریوڑ لے آئے۔
مزدور کام سے واپس آ گئے۔ بچے لوری سُنتے سُنتے سو گئے۔

۶. لفظوں کو جوڑ کر نئے الفاظ بنائیے

مثال:	سوتے	+	سوتے	=	سوتے سوتے
	روتے	+	روتے	=	
	سُنتے	+	سنتے	=	
	آتے	+	آتے	=	
	گاتے	+	گاتے	=	

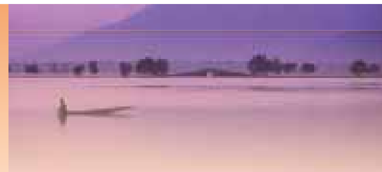

۷. لفظ شام کے وزن پر مزید سات الفاظ بنائیے اور دیے گئے خاکے میں بھر دیجیے

ش	+	ا	+	م	=	شام
	+		+		=	
	+		+		=	
	+		+		=	
	+		+		=	
	+		+		=	
	+		+		=	
	+		+		=	

ایستادہ | گردونواح | ونش | عقیدت مند | شاندار

F9Q7N3

باہو قلعہ

قلعہ باہو ڈوگروں کے شان دار ماضی کی ایک زندہ مثال ہے۔ پُرانے شہر جمّوں کے بالمقابل دریائے توی کے مشرقی کنارے کی پہاڑی پر ایستادہ اس قلعہ کو راجا باہولوچن نے تعمیر کیا تھا اور اس کے گردونواح میں باہونگر کے نام سے ایک قصبہ بھی آباد کیا تھا۔

راجا باہولوچن کا سِلسلۂ نسب مہاراجا رگھو سے ملتا ہے جن کے نام پر رگھوونشی نسل کی بنیاد پڑی۔ اس خاندان کا نام رامائن، مہا بھارت اور پُرانوں جیسی قدیم کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ اِسی خاندان کے ایک بہادر اور شہ زور راجا اگنی گرب نے اپنے اٹھارہ بیٹوں کی مدد سے اپنی سلطنت کو وسعت دی اور دریائے توی کے پار تک کے علاقے پر قبضہ کرلیا۔

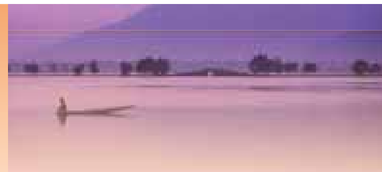

اگنی گرب کی وفات کے بعد اس کا سب سے بڑا بیٹا باہولوچن حکمران بنا۔ حکومت سنبھالتے ہی وہ ایرواں قصبے کو چھوڑ کر یہاں آیا۔ اپنے نام پر ایک قلعہ تعمیر کروایا اور ایک قصبہ بھی آباد کیا۔ باہونگر کو پہلے دھارانگری کہتے تھے جو صدیوں تک قائم رہی۔ اب بھی اس جنگل کا نام دھارانگری ہے۔

راجا باہولوچن کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لیے اُس کی وفات کے بعد اُس کا چھوٹا بھائی جامبولوچن حکمران بنا۔ اُس نے اپنے نام پر جمّوں شہر آباد کیا۔ ابتداء میں جمّوں اور باہو ایک ہی ریاست تھی۔ ۱۵۹۲ء میں اس ریاست کے حکمران راجا کپور دیو کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے راجا سمیل دیو اور راجا جگدیو کے بیٹے پرسرام دیو کے درمیان اِس ریاست کو حاصل کرنے کے لیے کشمکش شروع ہوئی۔ جب مغل بادشاہ اکبر کے دربار میں حقداری کا دعویٰ پیش ہوا تو انھوں نے اس جھگڑے کو مٹانے کے لیے جمّوں اور باہو کو

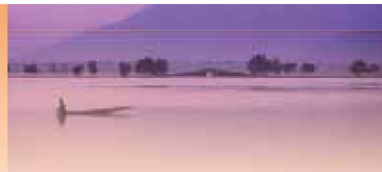

دو الگ الگ ریاستوں میں تقسیم کر دیا۔ ان دونوں ریاستوں کی سرحد دریائے توی کو قرار دیا گیا۔

اب ریاستی حکومت اور محکمہ آثارِ قدیمہ نے اس کی دیکھ بھال کا اہتمام کیا ہے۔ حکومت نے قلعے کے باہر ایک شاندار باغ تعمیر کیا ہے جو باغِ باہو کے نام سے مشہور ہے۔

ہر روز سینکڑوں لوگ یہاں سیر کے لیے آتے ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے قلعے کی دیوار کے باہر بچّوں کی دلچسپی کے بہت سے سامان بھی مہیّا کر دیے ہیں، جہاں دن بھر خاصی رونق ہوتی ہے۔

ا. پڑھیے اور لکھیے :

ایستادہ	:	کھڑا
گردونواح	:	اردگرد
ونش	:	نسل۔قبیلہ
وسعت	:	کشادگی۔ بڑھانا
کشمکش	:	جدو جہد۔کوشش
عقیدت مند	:	عقیدت رکھنے والا، ارادت مند
ماضی	:	گذرا ہوا زمانہ

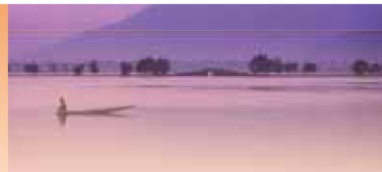

محکمہ آثارِ قدیمہ : وہ محکمہ جو پرانی تاریخی عمارتوں وغیرہ کی دیکھ بھال کا انتظام کرے۔

باغی : بغاوت کرنے والا

۲. درج ذیل جملوں کے لیے سوالات بنائیے

ا) قلعہ باہو کو راجا باہولوچن نے تعمیر کیا اور اس کے ارد گرد باہونگر کے نام سے ایک قصبہ آباد کیا۔

۲) باہولوچن کی کوئی اولاد نہ تھی اس لیے ان کی وفات کے بعد ان کا چھوٹا بھائی جامبو لوچن حکمران بنا۔

۳) ریاستی حکومت نے قلعہ کے باہر ایک شاندار باغ تعمیر کیا جو باغِ باہو سے مشہور ہے

۳. مثال دیکھ کر واحد کے مقابلے میں اُس کا جمع لفظ لکھیے

مثال:	لڑکی	لڑکیاں
	کُرسی	
	بلّی	
	بکری	
	گاڑی	
	روٹی	

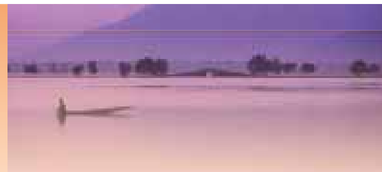

۴. دیے گئے مناسب لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

(قلعہ ۔ انتقال ۔ باغ باہو ۔ جموں ۔ اولاد ۔ آخری)

☆ راجا باہولوچن کے ہاں کوئی .... نہ تھی

☆ ۱۸۹۲ء میں راجا کپور دیو کا .... ہوا۔

☆ راجا گھمبیر دیو ریاست باہو کا .... حکمران تھا۔

☆ حکومت نے .... کے باہر ایک شاندار باغ لگوایا۔

☆ وہ باغ .... کے نام سے مشہور ہے۔

۵. کالم (الف) کالم (ب) میں دیے گئے نامکمل جملے آپس میں مکمل کیجیے

الف	ب
اگنی گرب کی وفات کے بعد	شاندار باغ لگوایا ہے۔
اس کے گردونواح میں باہونگر	مدد سے اپنی سلطنت کو وسعت دی۔
اگنی گرب نے اپنے اٹھارہ بیٹوں کی	کے نام سے ایک قصبہ بھی آباد کیا۔
حکومت نے قلعے کے باہر ایک	اس کا سب سے بڑا بیٹا باہولوچن حکمران بنا

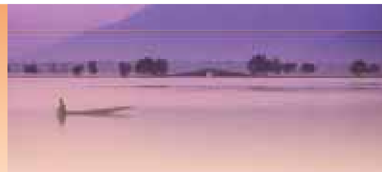

اعادہ، سبق:۱۳،۱۴،۱۵،۱۶،۱۷:

پانچویں جماعت کا طالب علم مختلف عنوانات پر مضامین تخلیق کرتا ہے۔ ای ،میل لکھتا ہے، کسی مسئلے پر ہلکے پھلکے انداز میں اپنی رائے ظاہر کرتا ہے، سہل اور مختصر خطوط لکھتا ہے۔

یہ مشق ان ہی آموزشی ماحصل کو جانچنے کے لیے ہے:

I. کسی ایک عنوان پر دس جملے لکھیے

۱۔ بیٹی ۔ ۲۔انٹرنیٹ ۔ ۳۔ ٹیلی ویژن

II. اپنے فارم ماسٹر کے نام ایک روز کی رُخصتی کے لیے درخواست لکھیے

یا

اپنے بھائی کو خط لکھ کر جنم دن کی مبارکباد پیش کیجیے

III. اپنے دوست کے نام کسی بھی طرح کا ایک ۳۰ لفظی ای، میل لکھیے

IV. درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے

۱) لداخ کے چند گمپاؤں کے نام لکھیے

۲) ڈاکٹر امبیدکر کن کے رہنما تھے؟

۳) میری کیوری کس وجہ سے فوت ہوئی؟

۴) قلعہ باہو کو کس نے تعمیر کیا؟

۵) نظم شام کا کوئی ایک بند لکھیے

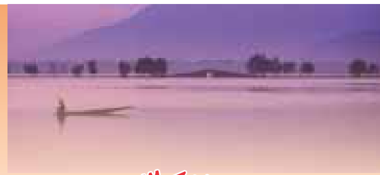

اظہارِ تشکّر

اُردو ہندوستان کی مشترکہ قدروں کی آمین ہے۔گنگا جمنی تہذیب کی آئینہ دار اِس زبان کا جنم اِسی زمین پر ہوا اور یہاں ہی اِس نے اپنی بلندیوں کو چھولیا۔ جموں وکشمیر میں اُردو کی اہمیت دوگنی ہو جاتی ہے، کیونکہ یہاں کی سرکاری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ یہاں پر رابطہ کی سب سے بڑی زبان ہے۔جموں وکشمیر میں یہ زبان تقریباً ہر ایک تعلیمی ادارے میں پڑھائی جاتی ہے۔سرکاری سطح پر اِس کی درس وتدریس کے معقول انتظامات ہیں۔ جموں وکشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن اُردو زبان کے لئے نصاب تیار کرتے وقت اِس کی افادیت اور اہمیت کا خاص خیال رکھتا ہے۔بورڈ کے ساتھ وابستہ ماہرینِ اُردو ہمیشہ اُردو کے معاملے میں سنجیدگی اور لگن سے کام کرتے ہیں۔میں اپنی اور بورڈ کی طرف سے سبھی ماہرین کا شکر گذار ہوں، جن کی لگن اور محنت سے اِس کام کی اشاعت ممکن ہوسکی۔

میں درجِ ذیل ماہرین اور اساتذ کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے اِس کتاب کی تیاری میں عرق ریزی سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر وقت اپنا دستِ تعاون پیش رکھا۔

ا۔	ڈاکٹر الطاف انجم	اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی سرینگر
۲۔	شاکر شفیع	لیکچرر ہائر اسکنڈری اسکول گاڈہ کھوڈ، بانڈی پورہ
۳۔	ڈاکٹر رابعیہ نسیم	ریسرچ آفیسر ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی سرینگر
۴۔	ڈاکٹر غلام نبی حلیم	ماسٹر ہائی اسکول مامہ گنڈ، بڈگام
۵۔	جاوید کرمانی	ماسٹر ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی سرینگر
۶۔	مجید مجازی	ماسٹر گرلز ہائی اسکول حاجن، بانڈی پورہ
۷۔	نگہت یاسمین	ماسٹر مڈل اسکول بٹہ پورہ، بڈگام
۸۔	روحی سلطانہ	ٹیچر، زون گلاب باغ، سرینگر
۹۔	غلام نبی بٹ	ٹیچر، زون حاجن، بانڈی پورہ
۱۰۔	تنویر احمد پرے	ٹیچر، زون ہندوارہ، کپوارہ

ان کے علاوہ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کے اکیڈیمک ڈویژن کے سبھی افسران اور ملازمین بالخصوص ڈاکٹر عارف جان (ڈپٹی ڈائریکٹر) کا شکریہ کرنا اپنا منصبی فرض سمجھتا ہوں، جنھوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں حتیّ المقدور اپنا تعاون دیا۔

میں مندرجہ ذیل ماہرین کا بھی مشکور ہوں جو اس کتاب کی تجزیہ کمیٹی 2024 میں شامل تھے۔

تجزیہ کمیٹی (2024)

ا۔ ڈاکٹر کوشل کرن، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، بشناہ، جموں

۲۔ ڈاکٹر جے وردھن، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) پریڈ، جموں

۳۔ ڈاکٹر اپفان علی، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، ریاسی، جموں

۴۔ ڈاکٹر بلبیر، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) گاندھی نگر، جموں

۵۔ ڈاکٹر وجے کمار، سینئر لیکچرر، گورنمنٹ ہائرسیکنڈری سکول، جھلاکھا محلّہ، جموں

پروفیسر سدھیر سنگھ

ڈائریکٹر اکیڈمکس